



سرکارِ عالیہ احمدیہ کے دینی مرکز فائیان کا بیسی تعلیمی اور دینی پتھان

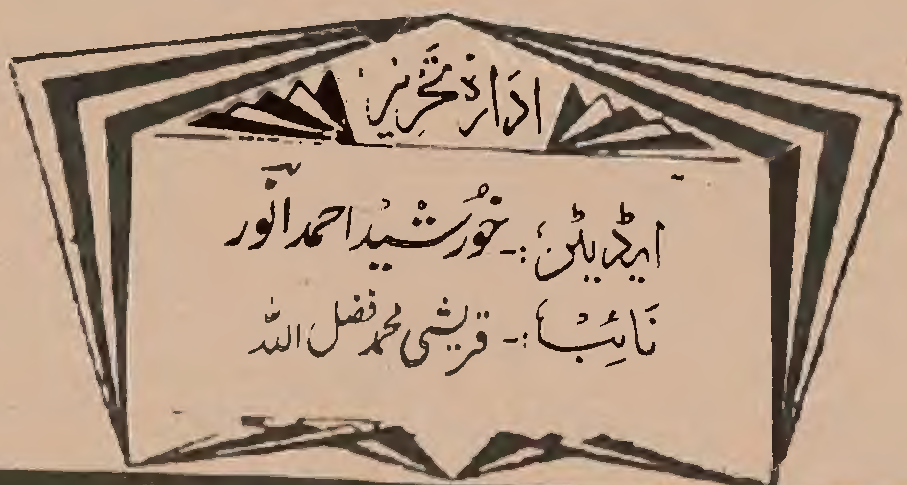
وقتِ روزہ

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَنِي إِزْرَاقٍ

ارشاد حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب
خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ

"جب خلیفہ بنا نا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے
تو کسی اور کی کیا طاقت ہے کہ اُس کے
کام میں روک ڈالے
... جب میں مرجاؤں گا تو وہی کھڑا ہوگا جس کو
خدا چاہے گا۔ اور خدا اُس کو آپ کھڑا کر
دے گا۔"

(بدرِ ارجوانی ۱۲ جولائی ۱۹۱۷ء ص ۱۷)



حَاشَا لِلَّهِ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ



جماعت احمدیہ میں خلافت علی منہاج نبوت کا قیام

عہد خلافت راشدہ کے آخر میں رونما ہونے والے واقعات کا بغور مطالعہ کرنے سے تاریخ اسلام کے خوش کن اور مایوس کن دو پہلو ہمارے سامنے آتے ہیں جن کے تجزیہ سے ہر ذی فہم اندازہ کر سکتا ہے کہ سرور کائنات و فخر موجودات حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلمان جب تک خلافت کے بابرکت آسمانی نظام سے منسلک رہے زندگی کے ہر شعبہ میں عظیم الشان ترقیات اور کامیابیوں کے قدم چومتی رہیں۔ مگر جیسے ہی خلافت اسلامیہ ملکیت کے رنگ میں رنگین ہوئی نہ صرف دینی بلکہ دنیوی اعتبار سے بھی مسلمانوں کے قدم شامہ ترقی و کامرانی سے ہٹ کر جادہ تنزل و انحطاط پر گامزن ہو گئے اور رفتہ رفتہ وہ اس بنیادی مشرف سے بھی یکسر محروم ہو گئے جو کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کے پرشکوہ قرآنی الفاظ میں انہیں منجانب اللہ آسمان سے عطا ہوا تھا۔ چنانچہ آج دنیا نے اسلام جس کس پر سی اور مظلومیت کا شکار ہے وہ ہمارے لئے عبرت انگیز بھی ہے اور سبق آموز بھی۔ اس دردناک پس منظر میں نظام خلافت کی ضرورت اور اس کی غایت ورجحان ہمیت سے آگاہ ہونا ہمارے لئے اتنی ہی ضروری ہے جتنا کہ سلسلہ نبوت کی حقیقت سے روشناس ہونا۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کے جن بنیادی مسائل کے بارے میں اپنے ذاتی مشاہدات اور وحی الہی کی بنا پر سیر حاصل روشنی ڈالی ہے ان میں سرفہرست مسئلہ نبوت اور اس کے بعد مسئلہ خلافت ہے۔ حضور لفظ "خلافت" کی لغوی اور اصطلاحی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"خلیفہ کے معنی جانشین کے ہیں جو تجدید دین کرے۔ نبیوں کے زمانہ کے بعد جو تاریکی پھیل جاتی ہے اس کو دور کرنے کے واسطے جو ان کی جگہ آتے ہیں انہیں خلیفہ کہتے ہیں۔"

(الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۳ء)

اسی طرح حضور ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:-

"خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسولوں کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو۔"

ان ہر دو اقتباسات سے واضح ہوتا ہے کہ نبوت کے بعد سلسلہ خلافت کا ہونا از بس ضروری ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر نبوت و رسالت کے مہتمم باطن اغراض و مقاصد پورے نہیں ہو سکتے۔ یہی وہ ناقابل تردید حقیقت ہے جس کی وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے سورہ نور میں فرمایا ہے:-

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا.....

یعنی مومنوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا یہ حتمی وعدہ ہے کہ وہ ان میں ایسی ہی خلافت قائم کرے گا جیسی پہلے لوگوں میں قائم کی گئی تھی۔ اس خلافت کا مدعا اور مقصد یہ ہو گا کہ تادہ دین جو اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ امور کے ذریعہ قائم کیا گیا ہے وہ مضبوطی کے ساتھ دنیا میں قائم ہو جائے اور ابتداء کمزوری اور خوف کی جو حالت رونما ہو وہ دور ہو کر امن کی صورت پیدا ہو جائے۔ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی اسی حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ:-

مَا كَانَتْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا تَبَعَتْهَا خِلَافَةٌ

(کنز العمال جلد ۶ ص ۱۰۹)

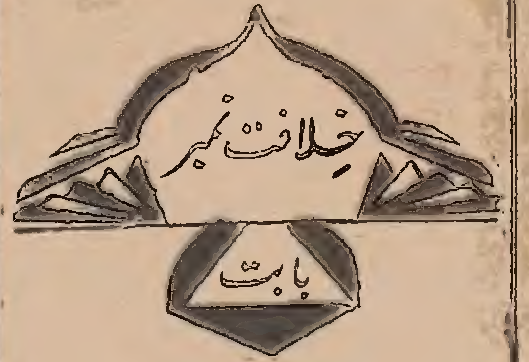
یعنی نبوت کے بعد نظام خلافت کا قیام ضروری ہے تا نبوت کے مہتمم باطن اغراض و مقاصد کی تکمیل ہو سکے۔

قرآن حکیم، ارشاد نبوی اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ بالا تحریرات کی روشنی میں نظام خلافت کی ضرورت و اہمیت ظاہر و باہر ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی وہ قدیمی سنت ہے جس کے تحت اُس نے ہزاروں میں انبیاء علیہم السلام کے مقدس کام اور مشن کو جاری و ساری رکھنے کے لئے خلافت کا بابرکت آسمانی نظام جاری کیا ہے۔ یہی نظام سرور کائنات و فخر موجودات حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلافت راشدہ کی صورت میں قائم ہوا اور ضروری تھا کہ آپ کے ارشاد ثلثہ نکلون الخلفاء علی منہاج النبوت کے مطابق آپ کی بعثت ثانیہ میں بھی بابرکت نظام دوبارہ قائم ہوتا۔ چنانچہ موجودہ زمانے میں جبکہ مذہب کی حقیقت بالکل گم ہو چکی تھی، اور مذہب کی طرف منسوب ہونے والے مذہب کو انتہائی کمزور شکل میں پیش کر رہے تھے خدا تعالیٰ نے مقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو تجدید و احیاء دین کی غرض سے مبعوث فرمایا اور آپ کی وفات کے بعد آپ کے اس مقدس مشن کی تکمیل کے لئے ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو جماعت احمدیہ میں خلافت علی منہاج نبوت کا بابرکت آسمانی نظام دوبارہ قائم کیا جس کے تین مظاہر کے انتہائی کامیاب و باامداد احوال کی غیر معمولی برکات اور فیوض کا چشم خود مشاہدہ کرنے کے بعد آج ہم بفضلہ تعالیٰ سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی غایت ورجحان انقلاب آفرین اور اولوالعزم قیادت میں شاہراہ غلبہ اسلام پر رواں دواں ہیں۔ ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کا مقدس تاریخی دن ہر سال ہمیں یہ احساس دلاتا ہے کہ وہ انعام جو اللہ تعالیٰ نے ہم پر نازل فرمایا ہے ہم اُس کی دل سے قدر کر رہے اور جو برکات اور ترقیات جماعت کو خلافت سے وابستہ رہنے کی صورت میں حاصل ہوئیں ان سے اپنی نئی نسل کو بھی آگاہ کرتے رہیں تا ایمان اور اعمال صالحہ سے مشروط خدا تعالیٰ کا یہ عظیم انعام رہتی دنیا تک ہم میں قائم و دائم رہے۔

وَمَا ذَلِكُمْ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ

(خوار شیعہ احمدیہ)

ہفت روزہ بدر قادیان



۱۳ شوال ۱۴۰۸ ہجری

مطابقت

۱۹ ہجرت ۱۳۶۷ م

۱۹ مئی ۱۹۸۸ء

جلد ۳۷ شمارہ ۲۰

فکر و حیدر

سالانہ ۵۰ روپے
ششماہی ۲۵ روپے
حاکم غیر بذریعہ بکری ڈاک ۳۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ
خاص نمبر دو روپے

انتہا احمدیہ

قادیان ۱۶ ہجرت (مئی) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں ملنے والی تازہ ترین اطلاع منظر ہے کہ حضور پر نور بفضلہ تعالیٰ خیر دعاغیت سے ہیں اور ہفتہ و اتوار کے روز انگریزی میں قرآن مجید کا پر معارف درس دے رہے ہیں الحمد للہ۔

احباب کرام بالا التزام اپنے پیارے آقا کی صحت و سلامتی و رازی عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرحی کے لئے درود سے دعائیں کرتے رہیں۔

۵۔ مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا اسیم احمد صاحب ناظر علی و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترم سیدہ میگہ صاحبہ اور جو درویش ان کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیر دعاغیت سے ہیں الحمد للہ

۵۔ سورہ ۲۴ تا ۲۶ رمضان المبارک بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں کرم مولوی میر احمد صاحب خادم نے سورۃ احقاف تا سورہ تحریم کا اور سورہ ۲۴ تا ۲۶ رمضان المبارک کرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر نے سورہ ملک تا سورہ الناس کا درس دیا دوسرے کے اہتمام پر محترم امیر صاحب مقامی نے کثیر احباب سمیت اجتماعی دعا کرائی۔

کھارے لئے دوسری قدرت کا کھنا ضروری ہے

اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ دوسری قوت سے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا

سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو

ارشادات عالیہ مسیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا میں نے وعدہ فرمایا اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلندی پر ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے۔ جب تک وہ تمام بائیس پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رکھنے کا مظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک جسم قدرت ہوں اور میرے بعد بھی اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہیے کہ ہر ایکہ عالمین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعائیں پڑھیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھائے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ (رسالہ الوصیت ص ۷۷)

”دوسرا طریق انزال رحمت کا اور ساتویں سلیبی و بیبیہ و امہ و اولیاد و خلفاء ہے تا ان کی اقتدا و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں جو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز مری اولاد کے ذریعہ سے یہ عورتیں شیعہ ظہور میں آجائیں۔“
(رسنر اشہار مطبوعہ یکم دسمبر ۱۹۸۸ء)

”چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہذا خدا تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشراف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے قائم و قائمیت قائم رکھے سوا کہ مری سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا بھر میں اور کسی زمانہ میں برکات و رسالت سے محروم نہ رہے۔ اس خوش نصیب خلافت کو مری میں برکات کا بڑا حصہ ہے وہ اپنی نادانی سے خلافت کی خدمت غائی کو نظر انداز کر دیتا ہے اور نہیں جانتا کہ خدا تعالیٰ کا یہ ارادہ تو ہرگز نہ تھا کہ رسول کریم کی وفات کے بعد صرف سائیس برس تک رسالت کی برکتوں کو خلیفوں کے لباس میں رکھنا ضروری ہے۔ پھر بعد اسی کے دنیا تباہ ہو جائے تو جو جاسکے کچھ پرواہ نہیں۔“

(شہادت القرآن)

”ان آیات کو اگر کوئی شخص ثانی اور غور کی نظر سے دیکھے تو میں کیونکر کہوں کہ وہ اس بات کو سمجھ نہ جائے کہ خدا تعالیٰ اس امت کے لئے خلافت دائمی کا عارف و غافل ہے اگر خلافت دائمی نہیں تھی تو شریعت موسوی کے خلیفوں سے تشبیہ دینا کیا معنی رکھتا ہے۔ (شہادت القرآن ص ۷۷)

”یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین پر پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے پیروں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کتب اللہ لا یغلب علیہ انا و رسولی۔ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی تحت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے۔ اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تہمید و تائید انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنس اور ہنسنے اور طعن و تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنس اور ہنسنے کر چکے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقابلہ جو کسی قدر نامتام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔“

(رسالہ الوصیت ص ۷۷)

”سوائے سبزی و باغیکہ قدیم سے سنت اللہ ہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھاتا ہے تا مخالفوں کی دوسری خوشیوں کو یا آلی کر کے دکھلا دے سوا کہ ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی تھیں مت ہوا اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اسی کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت تمہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارا ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا ہر ایک احمدی میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کا نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو میرے پیروں میں قیامت تک دوسروں پر غلبہ رکھوں گا سو ضرور ہے کہ تم میری جدائی کا دن آسکے تا بعد اسی کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ تمہارا خیر و عافیت کا سچا ذریعہ و فادار اور صادق خدا ہے وہ

انعام خلافت ہو گیا جاری پھر سے امت مسلمہ

بطن گردش صبح و سہا سے جوڑ ہوئی صدی کا ظہور ہوا
وقت نے اپنا چولہ بدلا طرز کہن مستور ہوا
انوار شاہ مدینہ کے کر کدے سے چاند نے کھیت کیا
ظلمت ساری دور ہوئی، کل عالم بقیہ ہو گیا
فرمان شاہ شہم رسالت ہو گیا پورا شکر خدا
سر پہ سدی کے فضل حق سے حمد و ثناء کا ظہور ہوا
وہ ہے حمد و الف آخر مہدی عہد و مسیح نہ مال
جلال نبی یوں اُس سے نمایاں، شیطان بھی مغرور ہوا
تھا وہ غلام سب بطنی، مورد فضل رب یگان
اُس کے روئے پاک سے ظاہر حق خدا کے شکر ہوا
صیغۃ اللہ میں رنگیں تھا سر سے یاتاک مر و خدا
دیکھ کر خال زوال امت قلب اس کا رنجور ہوا
جس کی صداقت کہ خاطر خورشید و مہ گہنا ہے گئے
دیکھا جس نے یہ نظارہ وہ شادان مسرور ہوا
اسلام ہے اک زندہ مذہب اس نے بتایا عالم کو
نزاروں لاکھوں نشان دکھلا کر فاتح اور منصور ہوا
سید بطحی نبی ہیں زندہ برکات اُن کے جاری ہیں
مشرکوں نران کا نمایاں نہیں ہرگز مستور ہوا
ہے قرآن کتاب زندہ اب بھی نشان ہے دکھلاتا
جو نہ مانے اس کی عظمت لطف رب سے دور ہوا
انعام خلافت ہو گیا جاری پھر سے امت احمد میں
جو بھی روگرداں ہو اس سے خوار دلہ بولے رنجور ہوا
تخت خلافت کی زینت سے فضل عمر کا تخت جس کے
سٹی سے جس کی دہریں چھیل لادیں خرقہ کا نور ہوا
جس کی فطرت میں ہے نیکی وہ تو خلافت کا ہے مفتح
خود اس سے رہتا ہے وہی جسے عقدا پر پا زور ہوا
آدم کے قصے میں چہماں انساں کے لئے ہے ایک سبق
ناری طبیعت والا سرکش راندہ فضل منظور ہوا
دنیا کے ہر خطے میں اسلام کا سکہ ہو گا رواں
ہے یہی تقدیر خدا کی مقرر کر رہی منظور ہوا
بنیم شعر و سخن میں کل شب عاجز نہ یہ نظم پڑھی
ہر شہدائ سن کر اس کو شاد ہوا مسرور ہوا
(سید الدین احمد انصاری ریلوہ)

خلافت علی منہاج النبوت

الحديث ثم يكون خلافت علي منہاج النبوت
(مسند احمد بن حنبل جلد ۵ ص ۵۷۷)

حاضر و ناظر رہی والا مقام
خیر امت شاہد نوع بشر
فیج اعوج کا زمانہ اک منار
مہدی موعود فلک پر چڑھ گئے
شکر ہے! اللہ کی تائید سے
شان منہاج نبوت سے مگر
صدقہ کا پھر بول بالا ہو گیا
ہر کہیں قرآن کا چرچا ہوا
ہاں منراج گھر خان اہل غریب
فتح و نصرت کی گھڑی نو دیکھ گئے
حضرت سید یحییٰ پیر پاک کو
اسن عالم کے لڑکے کوشاں ہیں
اسن کا ضامن فقط اسلام ہے
حافظ و ناظر ہمیں آب کا
ابن فارس آپ بھی واٹر لائی
اہل مغرب کو ہدایت ہو نصیب
مشرقی اقوام کے جاگیں نصیب
نوع انساں کو ملے نور الہدی
نارنج بطنی پر ہر دم رحمتیں
آپ کا پورا ہوا ہر اک کلام
مہدی موعود پر دائم سلام
محتاج دعا ہے خاک عبدالرحیم راجپور

تحریک دعائے خاص

محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کے
بائیں پہلو پر گزشتہ دنوں فالج کا ہو حملہ ہوا تھا اس کا اثر بھی پوری طرح زائل
نہیں ہوا بلکہ جسمانی ضعف اور کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے۔ ہر گز
واجاب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل
اور معجزانہ قدرت نفاذ سے یہ محترم سیٹھ صاحب موصوف کو صحت کا بلکہ دعا جمل
عطا فرمائے اور ان کے مفید و قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین۔
(ایڈیٹر)

۱۔ "ایک نہ کی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا" (تذکرہ ص ۱۸)

درخواست دعا

خاک رکی والدہ محترمہ کافی عرصہ سے بیمار ملی آرہی ہیں علاج
جاری ہے ان کی کال شفا یابی اور محترم والد صاحب کے کاروبار میں برکت کیلئے نیز اہل و عیال
کی صحت و سلامتی اور جبرہ پریشانیوں کی ازالہ کیلئے دعا کی درخواست ہے (خاک رکی والدہ محترمہ کی)

پیش کشی کیلئے کوثرین کناروں ٹکٹ بچاؤں کا

(اہام - حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام)

پیشکش ہے عبدالرحیم و عبدالرؤف ماسکان حمید ساری دار صفا پور۔ ٹکٹ (۱۰ روپے)

خلافت راشدہ کے آخر میں رونما ہونے والے اختلافات کی حقیقت

ایک اثناء عشری دوست کے بعض سوالوں کے بغیر افروز جوابات

از سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

فرقہ انشاء عشری سے متعلق رکھنے والے ایک خوش خیال اور باادب دوست نے میرا فضل علی صاحبہ نے ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۵ء میں تادیانہ تشریف لائے اور انہوں نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چند سوالوں کے لئے درخواست کی۔ حضور رضی اللہ عنہ نے اسے مجلس میں اس سوال سے کہ جو بغیر افروز جوابات ارشاد فرمائے، انہیں تادیانہ بدر کے از یاد علم کے لئے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

خاکسار: محمد عظمت اللہ قریشی بنگلور

سوال :- اگر خلفائے راشدین کے بعد خلافت کو بنی امیہ میں جا ہی بامر اللہ سمجھا جائے تو اول اعتراض تو یہ ہوگا کہ اللہ منشاء میں ناسخ و فاجر لوگ بھی میرا المؤمنین خلیفہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ماننے جاسکتے ہیں۔ اگر نہیں تو سلسلہ بنی امیہ کے تقریباً تمام افراد بوجہ جابر و ظالم اور رجوع الغرض میں مبتلا ہونے کے نہ محض مرتبہ خلافت کے نااہل بلکہ پایہ ثقاہت سے بھی گرے ہوئے تھے۔ اور اگر ایسے لوگوں پر خلافت جاری ہو سکتی ہے تو بعینہ ایسے ہی حالات میں بنی عباس کو بھی خلفائے برحق سمجھے جائیں چاہئیں۔ اور پھر کوئی وجہ خلافت تیار سے انکار کی نظر نہیں آتی۔ پس اسی نامتناہی سلسلہ کے آخری سردارید محمد رشاد کو بھی خلیفہ اسلام سمجھنا جائز الہی ماننا چاہیے۔ ورنہ وہ صحیح دقت معین و محدود فرما دیں جب تک کہ خلافت محمدیہ قابل پذیرائی رہ چکے ہیں۔

جواب :- قرآن شریف میں خلافت کی شرط آیت اختلاف میں بتادی گئی ہے جس پر خلیفہ برحق کی علامت چسپاں ہوگی وہی برحق خلیفہ ہوگا۔ بنو عباس بنو امیہ میں جسمانی خلفاء ہوئے۔ یہ دنیاوی حکومت تھی۔ اس میں کسی کے بدکار ہونے سے کیا حرج ہے جبکہ روحانی سلسلہ الگ ہو چکا تھا۔

سوال :- کیا رسول اللہ کا خلیفہ بدکار ہونا چاہیے۔

جواب :- جسمانی تعلق میں مشابہت ضروری نہیں ہوتی۔ ان کو خلیفہ تو صرف ان معنوں میں کہتا ہوں کہ جس ملک پر رسول اللہ قابض تھے۔ اس پر آپ کے بعد وہ بھی قابض ہوئے۔ نیک باپ کا

بیٹا خواہ کسی قدر بدکار ہو، لغت اور زبان کے لحاظ سے اسے اس کا خلیفہ بنی گنا پر ہے گا۔

سوال :- جناب سوال تو علین کا ہے۔ جواب :- چلن تو روحانی چیز ہے۔ ادیان جسمانی حکومت کا ذکر ہے۔

سوال :- جب وہ دنیاوی امور میں ظالم ہے تو مقابلہ کیوں جائز نہ ہوگا؟

جواب :- مقابلہ کی شرائط بتادی ہیں۔ ان کا لحاظ ضروری ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ تمہارا حکم اگر فاسق و ظالم ہو تو بھی اطاعت کر۔ پس اس سے انحراف کرنے والا معذور نہیں۔

لغات کسی حال میں بھی جائز نہیں۔ (بخیر اس کے کہ خدا کے حکم سے کوئی کھڑا ہو) کیونکہ یہ خلافت جسمانی ہے۔

اگر اس میں روحانی بدیاں پائی جاتی ہیں تو ہوں۔ ہاں اگر روحانی خلیفہ بدکار ہو تو اسے فوراً چھوڑ دینا چاہیے۔ کیونکہ اس سے تعلق ہی روحانیت کا ہے۔

سوال :- مگر جو خلیفہ غاصب ہو۔ کسی کا حق غصب کر کے تخت نشین ہو۔ اس کی اطاعت کیا تعاون الائم والعدوان نہیں ہے۔

جواب :- غصب کا سلسلہ تو ارتداد و دنیا سے جاری ہے پہلے کسی حکومت ہوتی ہے پھر کسی دوسرے کا غلبہ ہو کر اس کی حکومت قائم ہوجاتی ہے۔ جو غصب کرتا ہے وہ گنہگار ہے۔ مگر عام رعایا پر اطاعت لازم ہے۔

کیونکہ دنیا دار الجزا نہیں۔ اس کے گناہ کی سزا اسے ملے گی۔ لیکن جب خدا نے اسے بنایا ہے تو آخر کسی مصالحت یا غرض کے لئے بنایا ہے۔

پس اس کا معاملہ خدا سے جدا ہے۔ رعایا کا کام تھا۔ یہ اور بادشاہ وقت کی فرمائش ہے۔ سوال :- تو آپ کے نزدیک ہر حکومت کی اطاعت واجب ہے اور اس طرح پر سلطنت اسلامی جو ترکوں اور کابلیوں میں تقسیم شدہ ہے وہ صرف اسی رعایا کی مطاع ہے جس پر حکمران ہے۔

جواب :- بے شک! جو مسلمان عیسائیوں کی حکومت میں رہتے ہیں، انہیں دنیاوی طور پر عیسائیوں کی فرمائش دینی کرنی چاہیے۔ ان پر ترکوں یا کابلیوں کی اطاعت کا حکم نہیں ہے۔ دونوں سوالوں کا اجماع جواب :-

پس اس کا معاملہ خدا سے جدا ہے۔ رعایا کا کام تھا۔ یہ اور بادشاہ وقت کی فرمائش ہے۔ سوال :- تو آپ کے نزدیک ہر حکومت کی اطاعت واجب ہے اور اس طرح پر سلطنت اسلامی جو ترکوں اور کابلیوں میں تقسیم شدہ ہے وہ صرف اسی رعایا کی مطاع ہے جس پر حکمران ہے۔

جواب :- بے شک! جو مسلمان عیسائیوں کی حکومت میں رہتے ہیں، انہیں دنیاوی طور پر عیسائیوں کی فرمائش دینی کرنی چاہیے۔ ان پر ترکوں یا کابلیوں کی اطاعت کا حکم نہیں ہے۔

دونوں سوالوں کا اجماع جواب :-

اب میں آپ کے دونوں سوالوں کو ملا کر ایک اور رنگ میں جواب دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ خلیفہ برحق کے لئے لڑائی واجب ہے۔ پس جب تین خلیفہ ہو گئے تو یہ جنگوں پوری ہو گئی۔ اور اب اس سے آگے اگر خلفاء نہ ہوں تو ہم پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتا کیونکہ ہمیں ہوجا پر وعدہ قرآنی پورا ہو چکا۔ کوئی کہے کہ دوسروں کو کیوں نہیں مانتے۔ ہم نہیں گئے شرائط نہیں پائی جاتی۔

(سید) خلیفہ برحق کا نشان ہے کہ اس کا دین تمکین پا جائے اور ایک ایسی جماعت ہو جو اس کے فتووں پر چلے۔ آپ بتا سکتے ہیں کسی ایسی جماعت کا پتہ جو یہ کہ فتووں پر چلتی ہو۔ اس کا تو ہم نام ہونا بھی کوئی مسلمان پسند نہیں کرتا۔ پس بنی امیہ یا بنو عباس کی خلافت کا سوال ہی نہ تھا۔ کیونکہ ان میں خلافت کے وہ نشان ہی نہیں پائے جاتے۔

پس اس کا معاملہ خدا سے جدا ہے۔ رعایا کا کام تھا۔ یہ اور بادشاہ وقت کی فرمائش ہے۔ سوال :- تو آپ کے نزدیک ہر حکومت کی اطاعت واجب ہے اور اس طرح پر سلطنت اسلامی جو ترکوں اور کابلیوں میں تقسیم شدہ ہے وہ صرف اسی رعایا کی مطاع ہے جس پر حکمران ہے۔

جواب :- بے شک! جو مسلمان عیسائیوں کی حکومت میں رہتے ہیں، انہیں دنیاوی طور پر عیسائیوں کی فرمائش دینی کرنی چاہیے۔ ان پر ترکوں یا کابلیوں کی اطاعت کا حکم نہیں ہے۔

دونوں سوالوں کا اجماع جواب :-

اب میں آپ کے دونوں سوالوں کو ملا کر ایک اور رنگ میں جواب دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ خلیفہ برحق کے لئے لڑائی واجب ہے۔ پس جب تین خلیفہ ہو گئے تو یہ جنگوں پوری ہو گئی۔ اور اب اس سے آگے اگر خلفاء نہ ہوں تو ہم پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتا کیونکہ ہمیں ہوجا پر وعدہ قرآنی پورا ہو چکا۔ کوئی کہے کہ دوسروں کو کیوں نہیں مانتے۔ ہم نہیں گئے شرائط نہیں پائی جاتی۔

(سید) خلیفہ برحق کا نشان ہے کہ اس کا دین تمکین پا جائے اور ایک ایسی جماعت ہو جو اس کے فتووں پر چلے۔ آپ بتا سکتے ہیں کسی ایسی جماعت کا پتہ جو یہ کہ فتووں پر چلتی ہو۔ اس کا تو ہم نام ہونا بھی کوئی مسلمان پسند نہیں کرتا۔ پس بنی امیہ یا بنو عباس کی خلافت کا سوال ہی نہ تھا۔ کیونکہ ان میں خلافت کے وہ نشان ہی نہیں پائے جاتے۔

پس اس کا معاملہ خدا سے جدا ہے۔ رعایا کا کام تھا۔ یہ اور بادشاہ وقت کی فرمائش ہے۔ سوال :- تو آپ کے نزدیک ہر حکومت کی اطاعت واجب ہے اور اس طرح پر سلطنت اسلامی جو ترکوں اور کابلیوں میں تقسیم شدہ ہے وہ صرف اسی رعایا کی مطاع ہے جس پر حکمران ہے۔

جواب :- بے شک! جو مسلمان عیسائیوں کی حکومت میں رہتے ہیں، انہیں دنیاوی طور پر عیسائیوں کی فرمائش دینی کرنی چاہیے۔ ان پر ترکوں یا کابلیوں کی اطاعت کا حکم نہیں ہے۔

(رج) کینت خلافت کے لئے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ بلا کسی نامہ کے متواتر خلفاء چلے ہی جائیں گے بلکہ ہو سکتا ہے کہ کسی قدر وقفے کے بعد پھر خلیفہ برحق ہو۔ سوال :- کیا ایسے خلفاء کی بیعت ضروری ہے؟

جواب :- نہایت ضروری ہے۔ اگر ضروری نہ ہوتی تو دیکھتے کہ دیکھتے اللہ ہی ارتضیٰ لہم نہ فرماتا۔ اور یہ ارشاد نہ ہوتا علیکم یسستی دستت الخلفاء الراشدین پس غیر امور خلیفہ کی اطاعت بھی لازم ہے کیونکہ اس کی غرض بھی دین قائم کرنا ہے۔ اور غیر امور کی صداقت کا نشان یہ ہے کہ اسے دین میں اتباع کرنے والی ایک جماعت دی جائے اور دوسرا یہ کہ اس کے مخالف تباہ ہوں۔

سوال :- تو کیا امام احمد حنبل۔ امام ابو حنیفہ۔ امام مالک۔ امام شافعی کی اطاعت ضروری نہیں۔ ان کے فتووں پر چلنے والی بھی جماعتیں ہیں؟

جواب :- وہ ایسے خلفاء نہیں تھے۔ نہ خلافت کے مدعی۔ ان کی قبولیت بطور انعام ہے یہ نیکی و تقویٰ سے کام لینے والے تھے۔ اس کا اجر ان کو ملا۔ اس پر مسائل نے کچھ اعتراض کیا۔ جس کے جواب میں فرمایا۔ آپ میرے دونوں جوابوں کو ملا کر اعتراض نہ پیدا کریں میں نے خلفاء کے تین سلسلے بیان کیے ہیں۔ ایک تو یہ کہ چار پر ختم ہو گئے۔ ایک یہ کہ ختم دین کا سلسلہ ہے اور یہ کہ خلفاء روحانی جسمانی کا سلسلہ جاری ہے۔

آخری صورت میں متواتر خلفاء ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ مختلف ممالک میں مختلف مجدد آئیں۔ مگر پہلی صورت میں کوئی دوسرا خلیفہ نہیں ہوتا۔

جبکہ اس وقت بھی کوئی دوسرا خلیفہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ سلسلہ بھی منہاج نبوت پر ہے اور نبی کریم کی نبوت ثانی کا وقت ہے۔ باقی اہل تشیع کے بھی مشک امام ہوئے ہیں۔ ان میں سے جنہوں نے ایسا دعویٰ کیا جو تمام دنیا کے لئے خود راہ ہونے کا حقیقت سے ہو تو میں ان نشانوں کے ساتھ جو ایسے لوگوں کے لئے مقرر ہیں۔ ان کو پرکھوں گا۔ اور جو ایسے امام اور خلیفہ ہیں جن سے روحانی فیض حاصل کیا جاتا ہے اور جن کا مقصد ہونا بھی جائز ہے۔ میں اگر اس زمانے میں ہوتا تو ان کی نیکی اور تقویٰ کو دیکھتا۔ جس کو اپنا متبوع ہونے کے قابل پاتا۔ اس سے روحانی فیض لیتا۔

سوال :- تو کیا امام احمد حنبل۔ امام ابو حنیفہ۔ امام مالک۔ امام شافعی کی اطاعت ضروری نہیں۔ ان کے فتووں پر چلنے والی بھی جماعتیں ہیں؟

جواب :- وہ ایسے خلفاء نہیں تھے۔ نہ خلافت کے مدعی۔ ان کی قبولیت بطور انعام ہے یہ نیکی و تقویٰ سے کام لینے والے تھے۔ اس کا اجر ان کو ملا۔ اس پر مسائل نے کچھ اعتراض کیا۔ جس کے جواب میں فرمایا۔ آپ میرے دونوں جوابوں کو ملا کر اعتراض نہ پیدا کریں میں نے خلفاء کے تین سلسلے بیان کیے ہیں۔ ایک تو یہ کہ چار پر ختم ہو گئے۔ ایک یہ کہ ختم دین کا سلسلہ ہے اور یہ کہ خلفاء روحانی جسمانی کا سلسلہ جاری ہے۔

آخری صورت میں متواتر خلفاء ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ مختلف ممالک میں مختلف مجدد آئیں۔ مگر پہلی صورت میں کوئی دوسرا خلیفہ نہیں ہوتا۔

جبکہ اس وقت بھی کوئی دوسرا خلیفہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ سلسلہ بھی منہاج نبوت پر ہے اور نبی کریم کی نبوت ثانی کا وقت ہے۔ باقی اہل تشیع کے بھی مشک امام ہوئے ہیں۔ ان میں سے جنہوں نے ایسا دعویٰ کیا جو تمام دنیا کے لئے خود راہ ہونے کا حقیقت سے ہو تو میں ان نشانوں کے ساتھ جو ایسے لوگوں کے لئے مقرر ہیں۔ ان کو پرکھوں گا۔ اور جو ایسے امام اور خلیفہ ہیں جن سے روحانی فیض حاصل کیا جاتا ہے اور جن کا مقصد ہونا بھی جائز ہے۔ میں اگر اس زمانے میں ہوتا تو ان کی نیکی اور تقویٰ کو دیکھتا۔ جس کو اپنا متبوع ہونے کے قابل پاتا۔ اس سے روحانی فیض لیتا۔

سوال :- تو کیا امام احمد حنبل۔ امام ابو حنیفہ۔ امام مالک۔ امام شافعی کی اطاعت ضروری نہیں۔ ان کے فتووں پر چلنے والی بھی جماعتیں ہیں؟

جواب :- وہ ایسے خلفاء نہیں تھے۔ نہ خلافت کے مدعی۔ ان کی قبولیت بطور انعام ہے یہ نیکی و تقویٰ سے کام لینے والے تھے۔ اس کا اجر ان کو ملا۔ اس پر مسائل نے کچھ اعتراض کیا۔ جس کے جواب میں فرمایا۔ آپ میرے دونوں جوابوں کو ملا کر اعتراض نہ پیدا کریں میں نے خلفاء کے تین سلسلے بیان کیے ہیں۔ ایک تو یہ کہ چار پر ختم ہو گئے۔ ایک یہ کہ ختم دین کا سلسلہ ہے اور یہ کہ خلفاء روحانی جسمانی کا سلسلہ جاری ہے۔

آخری صورت میں متواتر خلفاء ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ مختلف ممالک میں مختلف مجدد آئیں۔ مگر پہلی صورت میں کوئی دوسرا خلیفہ نہیں ہوتا۔

جبکہ اس وقت بھی کوئی دوسرا خلیفہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ سلسلہ بھی منہاج نبوت پر ہے اور نبی کریم کی نبوت ثانی کا وقت ہے۔ باقی اہل تشیع کے بھی مشک امام ہوئے ہیں۔ ان میں سے جنہوں نے ایسا دعویٰ کیا جو تمام دنیا کے لئے خود راہ ہونے کا حقیقت سے ہو تو میں ان نشانوں کے ساتھ جو ایسے لوگوں کے لئے مقرر ہیں۔ ان کو پرکھوں گا۔ اور جو ایسے امام اور خلیفہ ہیں جن سے روحانی فیض حاصل کیا جاتا ہے اور جن کا مقصد ہونا بھی جائز ہے۔ میں اگر اس زمانے میں ہوتا تو ان کی نیکی اور تقویٰ کو دیکھتا۔ جس کو اپنا متبوع ہونے کے قابل پاتا۔ اس سے روحانی فیض لیتا۔

سوال :- تو کیا امام احمد حنبل۔ امام ابو حنیفہ۔ امام مالک۔ امام شافعی کی اطاعت ضروری نہیں۔ ان کے فتووں پر چلنے والی بھی جماعتیں ہیں؟

جواب :- وہ ایسے خلفاء نہیں تھے۔ نہ خلافت کے مدعی۔ ان کی قبولیت بطور انعام ہے یہ نیکی و تقویٰ سے کام لینے والے تھے۔ اس کا اجر ان کو ملا۔ اس پر مسائل نے کچھ اعتراض کیا۔ جس کے جواب میں فرمایا۔ آپ میرے دونوں جوابوں کو ملا کر اعتراض نہ پیدا کریں میں نے خلفاء کے تین سلسلے بیان کیے ہیں۔ ایک تو یہ کہ چار پر ختم ہو گئے۔ ایک یہ کہ ختم دین کا سلسلہ ہے اور یہ کہ خلفاء روحانی جسمانی کا سلسلہ جاری ہے۔

یا فقہی مسائل پر چھٹا۔ جیسے شاگرد اپنے استاد کو اپنی سمجھ کے مطابق دیکھ لیتا ہے یہ جھگڑا ہے اور میں ہوسکتے ہیں تو شیعوہ امام شیعیوں کے استاد اور شیعی امام شیعوں کے مقتدا رہے ہیں۔

سوال :- اور دینی اختلاف اور خلافتی بغیر شریعت کے باعث اگر خلافت محمدیہ کا یہ مندرجہ بالا کہ خلافت ملامت کے متعلق تعین زمانہ ہی نہیں ہو سکتا تو پھر ایک ظاہری اور بروہی نبی کے اسی قسم کے سلسلہ خلافت کو مشیت ایزدی میں کس قدر جھلک جیات ہو سکتی ہے؟

جواب :- اس کا جواب میں پہلے دے چکا ہوں کہ خلافت ایک انعام الہی ہے۔ جب تک نبی کی جماعت اپنے آپ کو اس قابل رکھنے کی یہ نعمت جاری رہے گی۔ صرف اس خیال سے کہ یہ نعمت آخر چھینی جاتی ہے اس نعمت کو ابتداء ہی سے نہ لینا کفران ہے۔ کیونکہ اپنی حالت ایسی بنائی جائے کہ یہ نعمت ہمیشہ جاری رہے۔ نہ کہ ماضی طبع بھی ایک نعمت الہی ہے اور مغضوب علیہم قوم سے چھین لی جاتی ہے تو کیا اس کی التجا بھی اس لئے نہ کی جائے کہ ہم سے آخر چھینی جاتی ہے میں نے آپ کو بتایا ہے کہ ایک طور پر رسول اللہ صلیم کی خلافت ختم نہیں ہوئی اور اب تو نئے سرے سے پھر سلسلہ منہاج نبوت پر قائم ہوا ہے۔ اگر دوسرے معنی لئے جائیں یعنی چار خیم یا صرف محمد بن کا سلسلہ جاری۔ تو بھی آپ دیکھیں کہ خلافت کسی طرح ختم ہوئی۔ حضرت امام حسن خلیفہ ہوئے انہوں نے اس خیال سے کہ میں انتخاب ہوئیں یہ خلیفہ نہیں ہوا اور اس لئے کہ باپ کے بعد بیٹا بغیر انتخاب کے خلیفہ ہو جائے۔ سے خلافت وراثت بن جاتی ہے۔ امیر معاویہ سے مسلح کر لی اور انہیں خلافت دیدی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سلفانوں سے خلافت ہی اٹھ گئی۔ کیونکہ یہ ایک نعمت الہی کو ایک طور پر رد کرنا تھا۔ میں حضرت امام حسن کی نیک نیتی کا قائل ہوں اور ان کو اس کا اجر بھی ملے گا۔ مگر بعض غلط فہمیوں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کا خیال ضرور اٹھانا پڑتا ہے۔ اب دیکھئے جو خلافت کو مٹانا چاہتے تھے ان کی تو پیش زدگی کیونکہ یہ خدا کا کام تھا۔ لیکن جب خدا نے اس انعام کو اٹھا لینا چاہا تو خود ان کے ہاتھوں سے اہل کا خاتمہ ہوا۔ جو خلافت کو بجائے مٹانے کے مٹانا چاہتے تھے۔

اس زمانہ میں چونکہ اشاعت دین کا

موقع ہے اور اس کے سامان دنیا میں اور خلافت کی ایسے حالات میں بیعت نہ ضرورت ہے۔ کیونکہ جو خلیفہ جواعت ترقی نہیں کر سکتا جب تک ان کا ایک منتظم ایک نگران کار ہو اس لئے اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرنے اور دنیا میں پھیلائے کے لئے میں امید کرتا ہوں کہ خدا خلافت کے سلسلہ کو بہت لمبا کرے گا اور چار پر ہی خاتمہ نہیں ہو جائے گا پھر اس کی ہمیں کیوں فکر ہو۔ خلیفہ بنانا سارا کام نہیں ہمارا کام تو خلیفہ کی اطاعت ہے۔ بنانے کا کام خدا کے سپرد کر دو اور اپنا فرض ادا کرتے رہو۔ مشیخ موجود حضرت رسول کریم کے کال ہورہے ہیں اس لئے جن کمالات کا اظہار اسلامی دفتر ہوا۔ اب بھی وہی ہوگا۔ بلکہ چونکہ یہ وہ دن ہیں جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت کمال تک پہنچ کر کائنات تمام ہوگئی ہے اس لئے خدا کا جلال پہلے سے بڑھ کر ظاہر ہوگا۔

سوال :- حضرت علیؓ منصب خلافت پر انہی اصولوں کے تحت ہی سروراز ہوئے تھے جن کی رد سے حضرت ابو بکرؓ عمرؓ اور عثمانؓ خلیفہ رہ چکے تھے۔ پس وہ لوگ جو علی سے نافرمان ہو کر جنگ جمل صفین میں ان کے مخالف صف آراء ہوئے ان کے ایمان کے متعلق کیا اوشاد ہے۔ اور اگر جاہلین حضرت محمد صلیم جیسے ختم بالشان رسول کے سلسلہ میں بھی ختم اندازی کے عملی و معادیر کی پیروی سے مخلص ہوئیں وہ سکتے ہیں تو حضرت مرزا صاحب کے سرید کس طرح جناب سے انحراف یا مولوی محمد علی سے ارادت رکھنے کے باعث سلسلہ احمدی سے خارج ہو سکتے ہیں یا کم سے کم ان پر عقوبت لازم آتی ہے۔

جواب :- ابو بکر و عمرؓ میں یا حضرت علیؓ۔ ان کے منکر کافر نہیں۔ فاسق ہیں۔ فاسق کے تین معنی ہیں۔ فاسق بمعنی کافر۔ فاسق بمعنی بدکار۔ فاسق بمعنی باغی۔ یہاں تیسرے معنی مراد ہیں۔ یعنی باغی۔ جس کے معنی ہیں سلسلہ کے اتحاد کو توڑنے والے اور بس۔ اس بغاوت کا اثر ان پر بھی پڑے گا۔ کہ اگر دوسری نیکیاں اتنی ہیں کہ اس گناہ کو ڈھانپ لیں تو خدا عفو کر دے گا اور سزا دے گا۔ اور سزا دینا یا بخشنا اللہ کا کام ہے یہ ہمارا کام نہیں کہ اس پر بحث کریں ہم کو

نہ شریعت کی اصطلاح سے غرض ہے وہ خلیفہ کی بیعت نہ کرنے والے کو باغی قرار دیتی ہے۔

سوال :- تو شیعوہ ابو بکر و عمرؓ عثمانؓ کو نہ ماننے کی وجہ سے فاسق ہوئے، کافر نہیں۔

جواب :- صرف خلیفہ کا انکار سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ ہاں باقی عقائد کی بحث جدا ہے اور میرے نزدیک اس وقت کے شیعہ ابو بکر و عمرؓ کو (کو مومنین مالمین ہیں) بہت دشمن کرنے کی وجہ سے اس فتنی کے پیچھے آتے ہیں۔ ورنہ جو ان میں سے یہ کہتے ہیں کہ ابو بکر و عمرؓ دشمنان مومنین مالمین غلط ہیں تھے ہم انہیں برا نہیں کہتے۔ نیکی سے یاد کرتے ہیں۔ صحابی ماننے ہیں۔ صرف حضرت علیؓ احق بالخلافت تھے تو میرے نزدیک وہ قاتل تھے۔ دھڑا القوتوں میں داخل نہیں کیونکہ خلافت کی اطاعت تو اس کی جیات تک ہے جب وہ خلفائے راشدین فوت ہو چکے ہیں، حاکم و بادشاہ بھی نہیں تو اب ان شیعوں کو ان کا باغی کہنا بے فائدہ ہے۔ ہاں یہ خیال ہے کہ مشیخ موعود کی بعثت کا سوال اور ان کے انکار کا مسئلہ الگ ہے۔

سوال :- پھر امیر معاویہ جنہوں نے حضرت علی سے ان کے وقت میں بغاوت کی وہ تو کم از کم x x

جواب :- ہاں ان کے سر پر زہری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا۔ فیمن خالفہ فی وقتہ فبغی و طغی (جن نے حضرت علیؓ کی اور کے وقت میں مخالفت کی وہ باغی و طغی ہے)۔ مگر اب ہم امیر معاویہ پر الزام نہیں لگاتے نہ انہیں باغی کہتے ہیں نہ فاسق۔ کیونکہ انہوں نے بعد میں صلح کر لی۔ اور امام حسنؓ نے اس صلح کو قبول کر کے انہیں اپنی خلافت دیدی۔ اس معاملہ میں امیر معاویہ نے کوئی غلطی نہ کی تھی تو ان کا معاملہ خدا سے ہے۔ ہمارے ہاتھ تو ہمارے ہیں ہو سکتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں اور تاریخ میں اپنے عقیدے پر انہوں نے صلح کی۔ امام حسنؓ نے قبول کیا۔ اپنی خلافت بھی دیدی۔ پس وہ باغی نہ ہو سکتے کیونکہ اب باغی یا فاسق نہیں کہا جاتا۔ تو امام حسنؓ نے ان کو ایمان کیا ہے کہ ایک فاسق کو خلافت نہ دے دی۔ مانی میرے انکار پر متعلق نہ آئے یہ دریافت کما ہے میں تو بار بار بتا چکا ہوں کہ خلیفہ کے انکار

سے ایمان نہیں جاتا۔ مولوی محمد علی صاحب کو احمدی کہتا ہوں۔ ان سے ارادت رکھنے والا بھی سلسلہ احمدی سے خارج نہیں مگر فتنہ دہی کا فتویٰ ضرور ہے۔ صدر ہند عہدہ کا قصور ان سے بہت کم ہے وہ حکم خلافت کے باغی نہ تھے۔ انہوں نے صرف بیعت نہیں کی مگر احکام خلافت کی اطاعت کرتے رہے اور خاموش رہے جب اپنے وجود کو فتنہ سمجھا تو چلے گئے اسی طرح دوسرے صحابی حضرت علیؓ یا حضرت عثمانؓ کے وقت میں منکر خلافت نہ تھے۔ بلکہ ایک خلیفہ کے بارے میں جھگڑا تھا یا اس سے چند مطالبات تھے اور یہ لوگ (پیام دالے) تو سرے سے خلافت ہی کے قائل نہیں۔ اور مجھ پر کفر کا فتوہ دے رکھا ہے اور شریک کا بعد سمجھتے اور لکھتے ہیں۔ اور پھر عقائد میں اختلاف رکھتے ہیں۔ تاہم میں انہیں بھی تک احمدی کا سمجھتا ہوں۔

سوال :- کہا جاتا ہے کہ حاضر خلافت صرف تشریفی نبی سے جاری ہو سکتی ہے اور ظاہری نبی صاحب خلافت نہیں ہوا کرتے اس کے متعلق جناب کا کیا ارشاد ہے؟

جواب :- صرف صاحب شریعت نبی کی خلافت ہوتی ہے۔ اس دعوے کی کوئی دلیل قرآن و حدیث سے پیش کی جائے۔ تو میں کچھ کہوں۔ (وضاحت) دلیل۔ مثال موجود نہیں۔

جواب :- کسی چیز کی مثال کا موجود نہ ہونا اس کے نہ ہونے کا ثبوت نہیں۔ پھر مثال تو مسیح علیہ السلام کی بھی موجود ہے جو صاحب شریعت نبی نہیں تھے۔ ان کی دو زندگیاں ہیں ایک واقعہ صلیب تک۔ سو اس کے بعد پطرس کی خلافت موجود ہے۔ انجیل میں صاف لکھا ہے آئے پطرس تو میرے بعد میری بھیلوں کو چرا۔ اور دوسری کشمیر میں۔ سوال کی اپنی زندگی کے حالات کا بہت کم علم ہے تو ان کی خلافت کا کیا ثبوت دیا جائے۔ پہلے تمام غیر صاحب شریعت انبیاء کی تاریخ لائی جائے۔ جب تاریخ ہی موجود و محفوظ نہ ہو تو یہ کہنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ مثال موجود نہیں ہے۔ ہم تو حدیث میں بڑھتے ہیں کہ ہمارے نبیؐ اَلَا تَبْعُثُهَا الْخِلَافَةُ سر نبوت کے بعد خلافت ہے۔ (مذکور از رسالہ تشہید الاذہان قادیان۔ دسمبر 1915ء)

(باقی آئندہ)

وہ چیز ہمارا جس سے بے نور سارا نام اس کا ہے محمد دلیہ میرا ہی ہے

جماعت کی زندگی کی روح قدرتِ ثانیہ ہے

اللہ کے رسولؐ اور برگزیدے کا سایہ قدرتِ ثانیہ چاہئے

خلاصہ خطبات جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ فروری ۱۹۸۸ء بمقام ہالینڈ

تشریف دے گا اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورؐ اور نے فرمایا کہ گذشتہ ایک ماہ سے زائد عرصہ سے مغربی افریقہ کے چھ ملک کے دورہ کی توفیق ملی جس کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت فائدہ پہنچا اور بہت سے ایسے تجارب ہوئے جن کا حقیقی علم پرور ہونا سے ہرگز نہیں ہو سکتا۔ بہت سے امور میں نئی راہنمائی اور بہت سے تجربات سے بعض خامیوں کا علم ہوا۔ افریقہ کے متعلق خاص خوبیوں کے متعلق بھی روشنی ملی جن کے متعلق دورِ پیٹھ اندازہ نہیں ہو سکتا فرمایا: اس دور سے کے نتیجے میں جو کام پیدا ہوا ہے اس پر عمل درآمد کے لئے کئی ماہ درکار ہوں گے۔ مرکزی عہدیداروں کے لئے بھی کام زیادہ ہو گیا ہے جس کو ہمیں ان کی محنت کے اور عطا کیا گیا ہے فرمایا: تجارب میں ایک افسوسناک پہلو یہ ہے کہ جماعتوں تک میرے خطبات نہیں پہنچ رہے اور وہاں جو خالص سوال و جواب ہوئے ان سے یہ اندازہ ہوا کرتا ہے صرف یہ خطبات سے ساری جماعتوں کو آگاہ نہیں رکھا گیا۔ بلکہ خالص سوال و جواب کی وہ کمی جس میں اہم سوالات کے جوابات دیئے گئے ہیں وہ بھر ان تک نہیں پہنچیں فرمایا: گذشتہ چار سال سے بعض خطبات وقتی نوعیت کے تھے لیکن بہت سے خطبات اللہ تعالیٰ نے منصف بنے کے تحت مجھے دینے کی توفیق بخشی جو آئندہ صدی کی تیاری سے تعلق رکھنے والے تھے اور جن کا مضمون دارِ سندھ جلد رہا جن کے ذریعہ آئندہ صدی سے قریبی جماعت امتیاد واحد بن سکتی ہے لیکن اس مقصد کے تحت دیئے گئے خطبات بھی اکثر جماعتوں تک نہیں پہنچے۔ یہ خلاہ یورپ میں بھی موجود ہے۔

کہ لوگ اثر قبول کرنے والے ہیں اور جوابات سمجھ آ جائے اس کو بشت سے قبول کر لیتے ہیں۔ روشنی و بارش فرمایا: دور سے سے قبل یہ خیال تھا کہ یہ افریقہ تاریک براعظم ہے لیکن وہاں جا کر معلوم ہوا کہ یہاں جہالت کی بجائے روشنی ہے۔ ان کے دماغ ہر لحاظ سے روشن ہیں اور دلیل سننے کے بعد تعصبات دھوئیں کی طرح اڑ جاتے ہیں۔ فرمایا: وہاں دین حق کا نور پھیلائے کے مواقع موجود ہیں اور اگر گذشتہ دو تین سال کے خطبات ان تک باقاعدگی سے پہنچائے جاتے تو ان کی حالت اس وقت مختلف ہوتی خطبات اور کیسٹس کے متعلق ارشاد فرماتے ہوئے حضورؐ اور نے بتایا کہ یہ درست ہے کہ جماعت میں بعض علماء جو سے زیادہ علم رکھتے ہیں لیکن خدا کا قدرتِ ثانیہ سے ایک تعلق ہے۔ وہ امام کو علوم کی روح سے آگاہ کرتا ہے اور جماعت کی زمانے کے لحاظ سے ضروریات سے متنبہ کرتا ہے امام کی نظر ساری عالمی ضروریات پر ہوتی ہے جیسی روشنی خدا تعالیٰ امام کو عطا کرتا ہے یہ مقام دوسروں کو حاصل نہیں ہو سکتا خواہ وہ علمی لحاظ سے بہتر ہوں اس پہلو سے بہت زور دیا گیا کہ خطبات کو تمام اعلیٰوں تک پہنچایا جائے۔

فرمایا: ایک اور اہم بات یہ ہے کہ امام کے ساتھ جماعت کو جو ذاتی تعلق ہوتا ہے۔ اور امام وقت کو جو گہری مشیت اپنی جماعت سے ہوتی ہے اس کا کوئی دوسرا عالم دعویٰ نہیں کر سکتا اور خونی رشتوں میں بھی اس کی مثال نہیں مل سکتی اس لئے علماء بے شک ظاہری علم میں مجھ سے بہتر ہوں یہ

دعویٰ نہیں کر سکتے ان کی باتوں میں میری باتوں کے مقابل پر زیادہ اثر ہے فرمایا: چنانچہ افریقہ میں روزِ مرقہ کے مولانا علماء کے سمجھانے کے باوجود ان کو سمجھ نہیں آئی اور ان میں تشکیکی رہی لیکن میرے سمجھانے پر ان کی کابائٹ گئی اور بے اختیار ان کے منہ سے فقرہ نکلسر بلند ہونے لگے کہ اب ہمیں بات سمجھ آئی ہے فرمایا: ان ملک میں جب ایسے سوال کرتے والے تشریف لے رہے در رفتہ رفتہ اس رنگ میں دیکھے جاتے گئے کہ وہ معترض ہیں لیکن جب میں نے ان کو مسائل سمجھائے تو معلوم ہوا ہے کہ وہ معترض نہیں تھے بلکہ انہیں سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

فرمایا: وہ سادہ دل لوگ ہیں، صاف گو ہیں۔ مریاں دلوں کو مطمئن کرنے والے جواب نہیں دیتے نئے نئے سوالات کی وہ سوال کرتے رہتے تھے اور ان کی تعداد مرکز میں یہ پیش کی جاتی تھی کہ وہ بہت معترض ہیں ان کے دل میں پورا اطمینان نہیں ہے۔ قدرتِ ثانیہ سے وابستگی نہیں ہے۔ ان قسم کے مسائل میں ان کی سوچ ٹیڑھی ہے۔ فرمایا: یہ بالکل جھوٹا اور بے بنیاد بات ہے چند دنوں کی صحبت سے معلوم ہوا کہ وہ انتہائی خدائی اور عاشقِ سلسلہ ہیں۔ ان سے ایسا سلوک کیا گیا کہ منافق بنا کر الگ کر دیا گیا۔ اگر وہ کسی اور قوم کے لوگ ہوتے تو شاید وہ مرتد ہو جاتے لیکن انہوں نے مسلسل سرعٹھا کر امیرِ دل کی اطاعت کی اور مریاں کی باتوں پر تسلیم خم کیا اور کہیں بھی کوئی باغیانہ رویہ اختیار نہیں کیا۔ فرمایا اس مثال سے یہ شہادت ملتی ہے کہ خدا تعالیٰ امام وقت کو کس طرح بات سمجھانے کی توفیق دیتا ہے۔ بعض علم سے یہ بات حاضی نہیں ہو سکتی۔ علماء کو تصور بھی نہیں کہ وہ امام وقت کو

کی زندگی کی روح قدرتِ ثانیہ ہے اور اللہ کی رحمتوں اور برگزیدوں کا سایہ قدرتِ ثانیہ پر ہے اس لئے علم کافی نہیں جو اس کی جگہ لے لے فرمایا: بعض مریاں اپنے علم کے زعم پر یہ کمزوری دکھا رہے تھے اور میرے خطبات لوگوں کو نہیں سمجھا رہے تھے ان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ خدا نے جماعت کی ذمہ داری مجھ پر عطا کی ہے۔ اس لئے جس رنگ میں میں چاہتا ہوں اسی رنگ میں جماعت کی تربیت ہوگی علماء کا یہ کام نہیں کہ وہ ساری ذمہ داری اپنے اوپر لے لیں جتنی ذمہ داری ان پر ڈالی گئی ہے وہ اس کو ادا کریں۔ جب میں چاہتا ہوں کہ براہِ راست جماعت کی تربیت کروں اور درمیان میں کوئی دوسرا نہ پڑے اور خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں یہ انتظام بھی کر دیا ہے تو کسی کا کوئی معنی نہیں ہے کہ وہ تیج میں روک رہے فرمایا: ایسے علماء جن کو بڑے حوالے یاد ہیں وہ دوسروں کا ٹھکانہ بن کر رہ سکتے ہیں لیکن دل نہیں جیت سکتے۔ دلیل کے ساتھ دل جیتنے کا انداز چاہیے اور خانی علم بھی دنیا میں انقلاب برپا نہیں کرتا۔ فرمایا: بعض مریاں اپنی سستی کی وجہ سے کیسٹس نہیں سنوا رہے ان کو پتہ نہیں کہ وہ جماعت کو خروم رکھ رہے ہیں۔ فرمایا: سارے عالم کی جماعتوں کو ضرورت ہے اگلے سال کے ستر خرچ ہونے سے پہلے گذشتہ خطبات ہر ایک تک پہنچ جائے چاہیں علاوہ ازیں حضورؐ اور نے فرمایا کہ مغربہ کی اصلاح خاص طور پر عورتوں کی اصلاح اور ان میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرنے میں احمدی مریاں نے افریقہ میں بہت کام کیا ہے اور ابھی اور محنت کی ضرورت ہے ہمارے بچے بچیاں جو غیر معاشرہ میں رہ رہے ہیں ان میں عصمت کی حفاظت اور عظمت کی حفاظت کر۔ یہ کسے لئے مریاں کو بہت کوشش کرنی پڑی ہے جن سے انہیں بے بسی نہیں کہ سب اللہ میں اور ان کو ان کی تنظیموں کے سرکار جو والدین اپنے بچوں کے جاننے والے ہوں گے میرے بچوں کے سرکار نہیں کہ یہ وہ بڑے ہو کر اصلاح کا زمانہ خالق کر جائے ہیں۔ آخر میں حضورؐ اور نے افریقہ کے لئے خاص طور پر دعاؤں کی تحریک فرمائی اور بتایا کہ دنیا کے مستقبل اور دین حق کی بار حیات کا فیصلہ افریقہ میں ہوگا

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ مارچ ۱۹۸۸ء بمقام لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورؐ انورؑ نے بتایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے پانچ ہفتے مغربی افریقہ کے چھ ممالک کے دورہ کی توفیق ملی۔ اس دوران ان ممالک کی جماعت ہائے احمدیہ سے رابطہ ہوا اور مسلمانوں، غیر مسلموں، حکومتوں کے نمائندوں اور دانشوروں سے ملاقاتوں کا بھی موقع ملا۔ ہر ملک کا دورہ اتنا مفرد تھا کہ وقت گزرنے کا احساس ہی نہیں ہوتا تھا اور جلسہ سالانہ کی کیفیات یاد آتی تھیں۔

اس دورے میں دوستوں نے بہت پیار و محبت کا سلوک کیا اور حکومتوں نے تعاون کا اظہار کیا۔ غرض یہ دورہ ہر جہت سے نہایت کامیاب رہا۔ اس دورے کے نتیجے میں نئے نئے مضمون ذہن میں آئے اور چند مضمون کے دوران آئندہ کئی سال کا کام ہمارے سامنے آ گیا ہے۔

حضورؐ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی خالص تقدیر تھی کہ اس نے مجھے تیس سال کے آغاز سے پہلے دورے کی توفیق عطا فرمائی جس کی افریقہ کو شدید ضرورت تھی۔ اس دورے کے نتیجے میں بہت زیادہ کام ظاہر ہوا ہے اس لیے اگر میری طرف سے خط و کتابت میں دیر ہو جائے یا میری طرف سے پرائیویٹ سیکرٹری میری ہدایت پر جواب تاخیر سے دیں تو برداشت نہ کریں۔

افریقہ کے متعلق ایسے ایسے مضمون ذہن میں آئے ہیں جن کا اس وقت ساری جماعت کے سامنے کھولنا حکمتِ علیؑ کے خلاف ہے لیکن ان کا کام سب سے پہلے کو کرنا ہے اور ہر ایک کو وقت آنے پر مضمون سے آگاہ کیا جائے گا۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ امامِ مہمتؑ ایک کام کرے بلکہ ساری جماعت کا نام ہی اصل میں خلافت ہے۔

حضورؐ نے ڈاکٹر دلیا اور اساتذہ کو حضورؐ پر افریقہ میں خدمت کے لیے اپنے آپ کو پیش کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ افریقہ کو ڈاکٹروں اور اساتذہ کی بہت ضرورت ہے اس لیے ایسے ڈاکٹر ز اور اساتذہ اپنے آپ کو پیش کریں جو اپنے فائدہ کے لیے ان ممالک میں نہ جائیں بلکہ خالص وقت کی روح کے ساتھ خدمت کے

جذبہ کے تحت یہ عزم لے کر جائیں کہ خدمت کی راہوں سے ہرگز پیچھے نہیں ہٹیں گے خواہ ان کے حالات کیسے بھی ہوں۔

حضورؐ نے فرمایا افریقہ میں جو عظیم الشان تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں ان کا دورہ کے دوران علم ہوا ہے۔ یہ تبدیلیاں آسانی سے نہیں ہو سکتی بلکہ ابتدائی واقفین کی قربانیوں کی وجہ سے ہوئی۔ آئندہ بھی جو انقلاب برپا ہو گا وہ بھی عظیم الشان روحانی قربانیاں کرنے والے، فقیہ منشی بندوں کے ذریعہ ہی رونما ہو گا۔ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نیا برکتوں کا دور شروع فرمائے گا۔ اس ضمن میں حضورؐ نے ابتدائی واقفین میں سے حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیز حضرت حکیم فضل الرحمن صاحب اور حضرت مولوی نذیر احمد علی صاحب کی قربانیوں کا خاص طور پر ذکر فرمایا۔

حضورؐ نے فرمایا کہ ان لوگوں کی قربانیاں آپ کو بلا رہی ہیں ان کی یادیں آج تک زندہ ہیں وہ بھی بھی مدفون نہیں ہوں گی ہمیشہ زندہ رہیں گی۔ بعض علاقوں میں خاک کے ڈھیر سے ڈھیر میں وہ یادیں پھر رہی ہیں۔ وہ ہوائیں ان ذروں کو جہاں بھی اڑا لے جاتی ہیں وہاں وہ زندگی بخش بن جاتے ہیں۔

پس یہ یادیں آپ کو پھر بلا رہی ہیں آج افریقہ کی سر زمین ان احمدی خدمت کرنے والوں کو پکار رہی ہے جو اپنے فائدہ کے لیے نہیں بلکہ کسی نفع انسان کے فائدے کی خاطر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی تعلیم سے متاثر ہو کر خدا کی خاطر وہاں جانے کے لیے تیار ہوں اور یہ عہد کریں کہ جو بھی تکلیف ہوگی اس کے باوجود ان لوگوں کی خدمت کر رہے ہوں گے۔

حضورؐ نے غالب کے ایک شعر پڑھ کر کہا جس کا مطلب یہ ہے کہ میں تو مر گیا لیکن اپنی زندگی میں اس عشق کی شرا بہ کا مقابلہ میں کیا کرتا تھا جو بڑے بڑے فردوں کی کمر توڑ دیا کرتا ہے چنانچہ میرے مرنے کے بعد ساقی بار بار اعلان کر رہا ہے کہ کون ہے آج جو آئے۔ اس مرتب

عشق کے مقابلے کے لیے اپنے آپ کو پیش کرتے جو بڑے بڑے مردان میدان کی ہمتیں توڑ دیا کرتی تھیں۔ یہی مسنون ہے جو میں جماعت تک پہنچاتا ہوں وہ خدا کو ایک فرضی شئی جو خیال ہے کے ذہن میں آئی۔ لیکن حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں ایسے عشاق در راؤل میں بھی پیدا ہوئے اور دور ثانی میں بھی پیدا ہوئے ان کو کوئی شرا بہ عشق مات نہیں دے سکتی تھی۔ وہ شرا بہ اگر نہر کے پیالوں میں بھی بٹتی تب بھی وہ اُسے منہ لگانے کیلئے تیار بیٹھے ہوئے تھے اور بڑی ہمت کے ساتھ انہوں نے مقابلے کئے۔

چنانچہ احمدیت میں بھی سوچ بھی نہیں سکتا کہ کسی ساتھی کے منہ پر ہاتھ صدا آئے اور اس کا جواب لبیک کی صورت میں پیدا نہ ہو۔ میں جانتا ہوں کہ جب بھی یہ آواز بلند ہوگی کثرت کے ساتھ جماعت کی طرف سے لبیک کی آوازیں آئیں گی۔ میں جانتا ہوں کہ مجھے مگر یہ صدا دینے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی اور اسی ایک آواز پر لبیک کہتے ہوئے سارے دنیا میں جو لوگ بھی افریقہ میں احمدیت اور دینِ حق کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو پیش کرنے کی توفیق رکھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ ضرور آگے آئیں گے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ وہ آخری درد ہے جو کام کو اپنے

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورؐ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ النحل کی درج ذیل آیت تلاوت فرمائی :-
اِنَّ مَآفَقُنَاۤی الْکَذِبِ اَلَّذِیۡنَ لَا یُؤْتُوۡنَ بِالْحَقِّ اَلَّذِیۡنَ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْکَاۡفِرُوۡنَ
اور ان کا ترجمہ بیان کرنے کے بعد پاک تان میں اصدیوں کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے حضورؐ نے فرمایا کہ احمدیت کے خلاف وہاں ہر قسم کے کذب اور افتراء سے کام لیا جا رہا ہے اور یہ سلسلہ بند نہیں ہوا ان واقعات سے جماعت کو اور باقی دنیا کو آگاہ رکھا جاتا ہے لیکن اس سے ہمارا مقصد دنیا کے

آخری مقام تک پہنچا دے گا میری منزل کو نہیں۔ یہ دوسری منزل آپ کے سامنے کھڑی ہے جو آخری فتح کی منزل ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اور آپ دیکھیں گے کہ کل اسی طرح ہو گا۔ خدا کے فضل اور ہم کے ساتھ۔ اس دور کے بعد سارا افریقہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آ جائے گا۔ آپ کے قدموں میں بچھا دے گا۔ اور افریقہ سے مریدانِ دین حق پیدا ہوں گے۔

حضورؐ نے فرمایا افریقہ لوگوں میں اخلاص اور انگار ہے اور بڑی قربانی دینے والے لوگ ہیں۔ انہوں نے ایسی ایسی قربانیاں دی ہیں کہ جن کا تصور بھی نہیں ہو سکتا۔ اس لیے میں یہ سمجھتا ہوں کہ خدا کی تقدیر یہ ہے کہ وہ آواز جو قادیان سے بلند ہوئی تھی اس پر لبیک کہتے ہوئے جو قربانیاں اس خطے میں تھیں والوں نے دیں ان کی قبولیت کے پھل کے طور پر جماعت کو افریقہ عطا ہو گا اور افریقہ خود وہ پھل بن جائے گا جس سے کثرت کے ساتھ وہ بیج پیدا ہوں گے جو ساری دنیا میں دو نر دار درخت لگا دیں گے جسے ہم باج احمد کہہ سکتے ہیں جس کی شاخیں کل عالم پر چھیل جائیں گی اور ان کی نگہداشت اور آبیاری کرنا چاہی ذمہ خاری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے آمین

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ مارچ ۱۹۸۸ء بمقام لندن

سامنے رحم کی اپیل کرنا نہیں کہہ سکتا ہمارا معاملہ دنیا کے ساتھ نہیں بلکہ ہمارا معاملہ صرف خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے اور ہم خدا کے امر کی اطاعت میں دنیا کی کوششیں کرتے ہیں لیکن غیر اللہ پر نہ کوئی امید ہے اور نہ ہی ہرگز کوئی شان کے مطابق ہے۔ اور نہ ہی غیر اللہ نے اللہ کے ان بندوں کی حقیقت مدد کی ہے جو خدا کی خاطر دھوکا کھا رہے ہوں۔ خدا تعالیٰ خود اپنی تقدیر کے ذریعہ ہمارے سامان فرمایا کرتا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ وہ تقدیر مختلف صورتوں میں نازل بھی ہو رہی ہے لیکن جماعت احمدیہ جن حالات میں گزر رہی ہے اس کے پیش نظر عوام احمدی خدا کی عقوبت کی تقدیر کا اظہار

کر رہے ہیں تاکہ ان کے دکھتے ہوئے
سینوں کو تسکین ملے حضور نے ان
بارہ میں جماعت کو تنبیہ کرتے ہوئے
فرمایا عقوبت کی تقدیر کی راہ دیکھنی ذات
اعلیٰ درجہ کے اخلاق کا نمونہ نہیں خدا
خیر کی دہانہ لکھی چاہیے۔ چھوٹے اور بچے
میں تمیز کرنے کے لئے دعا کرنی چاہیے
لیکن یہ دعا مانگنا اور اس انتظار میں رہنا کہ
خدا تعالیٰ کا عذاب کسی قوم کو دیا میٹ
کر دے یہ رجحان مومن کی اعلیٰ درجہ کی
شان کے خلاف ہے۔ اعلیٰ درجہ کے
اخلاق کا تقاضا یہ ہے کہ ہم انتقام کے
حزب سے مغلوب نہ ہوں بلکہ جہاں تک
ممکن ہے خدا سے صفوا اور مغفرت کی
دعا مانگتے رہیں ہاں یہ دعا ضرور مانگیں
کہ خدا تعالیٰ یوم الفرقان جلد لے آئے
دراصل مومن کا دل یوم الفرقان ہی سے
ٹھنڈا ہو سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا جہاں تک مذہب
اور نظام کا تعلق ہے یہ مسلسل جاری
ہیں۔ اس ضمن میں حضور نے گزشتہ
دو ماہ میں جو واقعات ہر گئے ہیں
ان میں سے دو کا تفصیل کے ساتھ
ذکر فرمایا جن میں سے ایک واقعہ مار
جنوری ۸ ۱۹ء کو دن گیارہ بجے پٹنہ
ضلع نواب شاہ میں پیش آیا جس میں
ڈاکٹر نصیر احمد صاحب پر قاتلانہ حملہ کیا
گیا اور دوسرا واقعہ مار فروری کو قادیان
احمد ضلع نواب شاہ میں پیش آیا جس میں
مکرم عبدالعزیز صاحب جو کہ ایک میرٹھی
مستور کے مالک تھے ان پر چار آدمیوں
نے شہر میں سے حملہ کیا

جماعت کو حضور نے دعا کی تلقین
فرمائی اور فرمایا کہ پاکستان میں کسی بڑے
بڑے احمدی کی جان اور عزت کی حفاظت
کی کوئی جتن نہتہ نہیں ہے اور حضرت
بانی اسلام کے خلاف ہر جگہ گزرا چھلانا
جاری ہے اور بازاروں میں دیواریں اسی
گند سے کالی کر دی گئی ہیں جس سے ذرا
سے اجڑاؤ کی ایذا رسائی کی جاتی
ہے۔ یہ سلسلہ دلکشا کے کونے کونے
میں جاری ہے لیکن یہ بات بھی میرے
غیم میں ہے کہ عوام الناس اس آواز پر
تذہیب نہیں کہہ رہے اور دعا اپنے
معاذات میں نہیں لیں ان کو اس بات
میں دلچسپی نہیں رہی کہ احمدی کیا ہیں یا
کیا کہ نہ ہے ہیں؟ اس کی وجہ یہ ہے
کہ کثرت کے لئے ساتھ قوم جراثیم کا شکار
ہوئی ہے اور اس کی مذہبیت میں بالکل
دلچسپی نہیں رہی۔ یہ تقاضا زیادہ مذہبیت
کا ڈھنڈورا پیٹا گیا ہے اتنا ہی زیادہ

عوام الناس مذہب سے پیچھے رہتے
گئے ہیں۔ اور قوم کے کردار کے کسی
حصہ میں بھی مذہب اب باقی دکھائی
نہیں دیتا اس لئے ان کی طرف سے
احمدیوں کی دشمنی اور ان پر حملہ کرنے کا
نقدان اس لئے نہیں کہ وہ سمجھتے ہیں
کہ احمدی معصوم ہیں بلکہ شاید
اس جھوٹے اور غلط پراپیگنڈا کی وجہ
سے آپ کو گند وجود سمجھتے ہیں جو
وہاں پر کیا جا رہا ہے۔ اسی کثرت
سے جھوٹا پراپیگنڈا کیا گیا ہے کہ
اب وہ احمدیوں کو ہی جھوٹا سمجھتے
ہیں۔ غرض ساری قوم کو اس دور
نے جھوٹا بنا دیا ہے اور ساری قوم کو
جبرم بنا دیا ہے۔ لوگوں کی نیکی کا
معیار گر گیا ہے اور ڈرگزر (منشیات)
اور شراب کی وہاں پھیلی ہوئی ہیں
ہتھیار کثرت سے ملک میں آگئے
ہیں اور ساری قوم روپے کے دھند
میں مشغول ہو چکی ہے۔ بد اخلاق
کثرت سے ہیں قمار بازی جو کثرت
سے ہے۔ سو یہ جس قوم کا حال ہو
وہ مذہب کی تحریک سے کیسے کسائی
جاسکتی ہے۔ ان کی دنیا بدل چکی
ہے اور دلچسپیاں مختلف ہو چکی ہیں
فرمایا: ہمارے لئے یہ خوشی کی
بجائے دکھ کی بات ہے کہ چونکہ
احمدیہ توحید پرستی اور اخلاق کی بنیاد پر
ہے۔ اگر جماعت احمدیہ کاپی اور اخلاق کی بنیاد پر
نہیں تو جماعت احمدیہ کی کوئی حقیقت نہیں اور قوم جس
قد جھوٹ کا شکار ہوئی ہے فارسی ہے اسی قدر
احمدیہ کی مشکلات بھی بڑھتی ہی جا رہی ہیں۔ اس لئے
ایک طرف بظاہر ظہینان کی صورت ہے عوام ان کا
جہت و کرم کا نشانہ بنانے کیلئے تیار ہیں یہی
جس جماعت کا دعویٰ ہے کہ اس نے دین کو قائم کیا ہے
ہوئے اخلاق کی بنیاد پرستی ہوئی ہوگی کو اجاگر کرنا
ہے اس کے لئے کئی مشکلات ہوں گی پس وہ احمدیہ
کہتے ہیں کہ ہرگز نہ دیکھتے ہیں اور حضرت باقی
بانی اسلام کی تذہیب کی جاری ہے اور ان کی کوئی
سے ان کو قرآن کریم پہلے ہی جواب
دے چکا ہے کہ جو مغفرتی ہوں وہ
ایمان نہیں لایا کہ گئے اور جواب
نہیں لاتے وہ جھوٹے ہوتے ہیں۔
اگر دعویٰ پراپان لائے والے جھوٹے
مغفرتی ہوں تو یہ دعویٰ کی تکذیب ہے
لیکن اگر دعویٰ کو جھٹلانے والے مغفرتی
ہوں تو یہ دعویٰ کی صداقت کی دلیل
ہوتی ہے۔ اس لئے پاک تار میں
جھٹلانے والوں کا دل بدن جھوٹا
ہو گئے ہیں جانا، جھوٹ میں گرفتار
ہوتے چلے جانا خود مغفرتی اور

بانی اسلام کی تصدیق ہے آپ کی
تکذیب نہیں ہے دن بدن ان کا
آواز گند سے ہوتے چلے جانا
بات کو کھلا کھلا ثابت کر رہا ہے
کہ وہ خدا کی نظر میں سچے نہیں۔ اگرچہ
ہوئے تو خدا کی طرف سے ان کو
ایسی سزا ملے گی۔
حضور نے فرمایا: جس یوم الفرقان
کا میں نے ذکر کیا تھا اس کا اس کے
ساتھ گہرا تعلق ہے۔ اسی یوم الفرقان
کے لئے تیار کیا ہو رہی ہیں آپ کو
خدا یوم الفرقان کی طرف سے جارہا
ہے اور جب معاملہ خوب کھل جائے
ہے تو وہ عذاب الیم واقع ہو جائے
لیکن مومن کی یہ
شان نہیں کہ عذاب الیم کا
انتظار کرتا رہے۔ مومن کو بصیرت
اور بصارت کے ساتھ ان واقعات
کو دیکھ کر یہ سمجھ لینا چاہیے کہ یوم الفرقان
قرطاب ہو گیا۔ وہ تو خدا نے فرق
کر کے دکھانا شروع کر دیا ہے
اب یہ آگے جا کر کسی شکل میں خوب
کھل کر خدا کے عذاب پر منتج ہو گا۔
اس کے وقت کا انتظار ہے لیکن
ایسی ہیج پر جو قریب چل پڑیں ان کے
زندہ رہنے کے کوئی امکانات
نہیں ہوتے۔ اس میں کسی مذہبی
استدلال کی بھی ضرورت نہیں ہوتی
ایسے کردار جب کسی قوم میں ظاہر
ہوتے ہیں ان کو ہلاکت کی طرف
لے جاتے ہیں اس لئے جماعت احمدیہ
کو ملی یہ نصیحت کرتا ہوں کہ آپ
کو ہلاکتیں دیکھنے کے لئے نماز میں
کے طور پر پیدا نہیں کیا گیا بلکہ آپ
کو ہلاکت ہونے والوں کو بچانے
کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ آپ
میں عرفان کے ساتھی ہیں۔ اگر آپ
میں عرفان کے ساتھی ہیں تو گرتے
ہوؤں کو تھا میں اور مرتے ہوؤں
کو زندہ کر دے گی کو شمشیر کرے گی۔
یہ ہے آپ کا مقصد اول۔ اور یہی سچوں
کی زندگی کا مقصد ہوا کرتا ہے۔ اگر آپ
اسی مقصد کو بھول جائیں گے تو آپ
بھی جھوٹے اور طرف بہر کنہ شروع ہو
جائیں گے۔ یہ مقصد ان اعلیٰ اور عظیم
ہے کہ اسی کی حفاظت بہت ضروری
ہے اور ان کی حفاظت سب سے
پہلے آپ کے دل میں ہوگی۔ اپنے
دل کو شمشیر سے رہا کریں۔ اور جو چہ
رہا کریں کہ وہ کس طرف مائل ہو رہا
ہے۔ اگر ان میں ہمیشہ یہ عنصر زندہ ہے

کہ ہم نے مروت کو بچا ہے مروت کو بچانا
ہے، ہم نے بگڑی ہوئی تقدیروں کو بچانا
کے درمست کرنا ہے تو پھر ایسے لوگ بچنے
میں اور یہ وہ لوگ ہیں جو زندہ رہنے چاہتے ہیں
اور زندہ کرنے کی اہلیتیں ان کو عطا کی جاتی ہیں
سارا فیصلہ جھوٹ اور سچ کے امتیاز کا ہے
اس لئے احمدیوں کو میری یہ نصیحت ہے کہ
اپنے سچ کی حفاظت کریں۔ اس میں بہت
لے رہے ہیں اور وہ بلند معیار جس کی توقع ایک
احمدی سے کی جاتی ہے وہ احمدیوں میں نہیں
ہے۔ اگرچہ دوسروں کے مقابل پر بہت برتری
لیکن ایک احمدی کا معیار جھوٹوں کے سامنے
رکھ کر نہیں پرکھا جائیگا بلکہ وہ پتھروں کے
سامنے بلکہ دنیا میں سب سے انان حضرت
اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسوٹی پر نہ کہ
کر پر کھا جائیگا۔ اس لئے ہر ایک کو اپنے دل
کو شمشیر کی ضرورت ہے اور ہر احمدی کا قدم
افلاک کے ساتھ سجائی کی طرف ہونا چاہیے
اس کے ذریعہ سے یوم الفرقان ظاہر ہو گا
لے سجائی کے معیار کو بلند کرنے کی بہت زیادہ
کوشش کرنی چاہیے کیونکہ جھوٹ ایک ایسا عنصر
ہے جو بڑھتا رہتا ہے اور پھر نہایت بھانک
صورت اختیار کر لیتا ہے اور ان کا خدا سے
رشتہ کٹ جاتا ہے۔
حضور نے فرمایا وہ لوگ جو احمدیت کے خلاف
مراہر جھوٹ بول رہے ہیں اور جھوٹی گواہیاں
علاقوں میں لکھا رہے ہیں ان کو حضرت اقدس
خیر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے
کا کوئی حق ہی نہیں ہے کیونکہ حضرت اقدس خیر
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق اور جھوٹ
کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔
حضور نے فرمایا احمدیوں نے بھی اگر اس وقت
کو فوری طور پر نہ بچھا اور بالارادہ جھوٹ سے
بچنے کی کوشش نہ کی تو ایسے معاشرے میں
رہتے ہوئے ان کی سچائی کی کس کوئی ضمانت
نہیں ہوگی۔ حضور نے ساری جماعت احمدیہ اور
خمسویت کے ساتھ پاکستان میں بسنے
والوں کو جھوٹ کے خلاف جہاد کرنے
کی تلقین فرمائی اور فرمایا جہاد پورے شہر
ہونا چاہیے اور پورے قیام کی ضرورت پیدا
کرنی چاہیے اور اس کے لئے مستحبات جو
میں ہیں ان کی بڑی ضروری ہے پھر اس
شہر و قس سے سجائی پیدا کرنے کی کوشش
کرنی چاہیے اور ان کو نیک اعمال کی طرف
متوجہ کریں اور جرائم سے بچیں اور ہر
ملک کی فائس عالمہ منظم طریقے سے جانور
لے کر جھوٹ کی دوا کو ختم کر دے گی
کو شمشیر کرے گی۔
(بشکریہ ماہنامہ انصار اسلام آباد ۱۹۸۸ء)

باش سے پہلے بادلوں کی گرج

اختلاف خلافت ثانیہ کا ایک منظر

از قلم الانبیاء احمدی منہ موز البشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ

ایڈیٹر صاحب الفضل نے مجھ سے باصرہ خواہش کی تھی کہ میں الفضل کے خلافت جو دہائی نمبر کے لئے کوئی مضمون لکھوں کیونکہ میں آج کل کتاب "سلسلہ احمدیہ کے نمکے میں بہت مصروف ہوں۔ اور اس کتاب کا بھی خلافت جو دہائی کے موقع پر چھپنا ضروری ہے۔ اس لئے میں نے ان سے افسوس کے ساتھ معذرت کر دی تھی۔ لیکن اب ان کے مزید اصرار کہ شرکت کا نواب حاصل کرنے کے لئے "سلسلہ احمدیہ کا ایک مختصر سا باب الفضل کے اس خاص نمبر کے لئے پیش خدمت ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کتاب کے مکمل کرنے کی توفیق دے۔ اور اس کو وہ قبولیت عطا کرے جو ہمیشہ سے اس کے مقبول کلام کو حاصل رہی ہے۔ اہمیت۔ خاکسار مرزا البشیر احمد عفی عنہ

مجاہد قادیان پر قیامت کا سماں

جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ مسیحیت پر دنیا کی فضا بادلوں کی گرج اور بجلیوں کی کڑک سے گونجنے لگ گئی تھی۔ اسی طرح جب خدا کے برگزیدہ مسیح کا موعود خلیفہ مسند خلافت پر قدم رکھ رہا تھا تو دنیا نے پھر وہی نظارہ دیکھا۔ اور احمدیت کے آسمان پر گھٹا ٹوپ بادلوں کی گرجوں نے اسے واسطے کاخیر مقدم کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولیٰ کی وفات کے وقت وہ اختلاف جو غرقاً مخفی کہلاتا تھا۔ مگر حقیقتہً اب مخفی نہیں رہا تھا۔ یکدم پھوٹ کر باہر آ گیا۔ قادیان کی جماعت کو حضرت خلیفۃ المسیح اولیٰ کی وفات کی خبر اس وقت ملی۔ جبکہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب مسجد اقصیٰ میں جمعہ کی نماز پڑھا کر مسجد سے باہر آ رہے تھے۔ اس پر سب لوگ گھبرا کر فوراً نواب محمد علی خان صاحب کی کوٹھی پر پہنچے۔ جہاں حضرت خلیفۃ المسیح اولیٰ اپنی بیمار بوا کے آخری ایام میں تشریف لے

گئے تھے۔ اور قادیان کی نئی آبادی کا گھلا میدان گویا میدانِ حشر بن گیا۔ رشک حضرت خلیفۃ المسیح اولیٰ کی جدائی کا غم بھی ہر مومن کے دل پر بہت بھاری تھا۔ مگر اس دورے غم نے جو جماعت کے اندرونی اختلافات کی وجہ سے ہر شخص احمدی کے دل کو کھائے جا رہا تھا۔ اس سدا کو سخت ہولناک بنا دیا تھا جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ شمعہ کے دن سوا دو بجے کے قریب حضرت خلیفۃ المسیح اولیٰ کی وفات ہوئی۔ اور دوسرے دن نماز عصر کے بعد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ منتخب ہوئے۔ گویا یہ قریباً پچیس گھنٹہ کا وقفہ تھا۔ جو قادیان کی جماعت پر قیامت کی طرح گزرا۔

اس نظارے کو دیکھنے والے بہت سے لوگ گزر گئے۔ اور بہت سے لوگ ایسے ہیں جو بعد میں پیدا ہوئے۔ یا وہ اس وقت اس قدر کم عمر تھے کہ ان کے دماغوں میں ان واقعات کا نقشہ محفوظ نہیں۔ مگر جن لوگوں کے دلوں میں ان ایام کی یاد قائم ہے۔ وہ اسے کبھی بھلا نہیں سکتے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ وہ دن جماعت کے لئے قیامت کا دن تھا۔ اور میرے اس بیان میں قطعاً کوئی مبالغہ نہیں۔ ایک نبی کی جماعت۔ تازہ نبی ہوئی جماعت۔ پچیس کی اٹھتی ہوئی انگلیوں میں مضمر۔ اور ہمدانیت کی برقی طاقت سے دنیا پر چھو جانے کے لئے بے قرار جس کے لئے دین سب کچھ تھا۔ اور دنیا کچھ نہیں تھی۔ وہ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہی تھی کہ اگر ایک طرف اس کے پیارے امام کی نفس پری ہے۔ تو دوسری طرف چند لوگ اس امام سے بھی زیادہ محبوب چنیر یعنی خدا کے برگزیدہ مسیح کی لالی ہوئی صداقت اور اس صداقت کی حامل جماعت کو نشانے کے لئے اس پر حملہ آور ہیں۔ یہ نظارہ نہایت درجہ صبر آزما تھا۔ اور میں نے ان تاویک گھریلوں میں

ایک دُک کو نہیں دس میں کو نہیں۔ بلکہ سینکڑوں لوگوں کو بچوں کی طرح روتے اور ہلکتے ہوئے دیکھا۔ اپنے بڑا ہونے والے امام کے لئے نہیں۔ غم اعتراف کرنا چاہیے کہ اس وقت جماعت کے غم کے سامنے یہ غم کھولا ہوا تھا۔ بلکہ جماعت کے اتحاد اور اس کے مستقبل کی فکر میں۔ مگر اکثر لوگ تسلی کے امن فطری ذریعہ سے بھی محروم تھے۔ وہ رونا چاہتے تھے۔ مگر فکر کے بھوم سے رونا نہیں آتا تھا۔ اور دیوانوں کی طرح ادھر ادھر نظر اٹھاتے پھرتے تھے۔ تاکہ کسی کے منہ سے تسلی کا لفظ سن کر اپنے دُرتے ہوئے دل کو سہارا دیں۔ غم یہ نہیں تھا کہ منکرین خلافت تعداد میں زیادہ ہیں یا یہ کہ ان کے پاس حق ہے۔ کیونکہ زلزلہ تعداد میں زیادہ ہے اور نہ اُن کے پاس حق تھا۔ بلکہ غم یہ تھا کہ باوجود اُحداد میں نہایت تاملیں ہونے کے ان کی سازشوں کا جال نہایت وسیع طور پر پھیلا ہوا تھا۔ اور شریعتاً تمام مرکزی دفاتر برائی کا قبضہ تھا۔ اور پھر ان میں کئی لوگ رستوخ والے۔ طاقت والے۔ اور ملت والے تھے۔ اور سب سے بڑی بات یہ تھی کہ چونکہ ابھی تک اختلافات کی کش مکش مخفی تھی۔ اس لئے یہ بھی علم نہیں تھا کہ کون اپنا ہے۔ اور کون بیگانہ۔ اور دوسری طرف جماعت کا یہ حال تھا کہ ایک بیوہ کی طرح بغیر کسی خبر گیر کے پڑی تھی۔ گویا ایک ریڈر تھا۔ جس پر کوئی ٹکٹ بان نہیں تھا۔ اور چاروں طرف بھیرے تھے تاکہ دگائے بیٹھے تھے۔

سکین کا نزول

اس قسم کے حالات نے دلوں میں عجیب ہیبت ناک کیفیت پیدا کر رکھی تھی۔ اور گو خدا کے وعدوں پر ایمان تھا مگر ظاہری اسباب کے ماتحت دل بیٹھے جاتے تھے۔

کے کچھ رنگ کا وقت زیادہ نہیں ہوتا۔ مگر گھریاں ختم ہونے میں نہیں آتی تھیں۔ آخر خدا خدا کر کے عصر کا وقت آیا۔ اور خدا کے ذکر سے تسلی پانے کے لئے سب لوگ مسجد نور میں جمع ہو گئے۔ نماز کے بعد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ایک مختصر نہایت درد انگیز اور مؤثر تقریر فرمائی۔ اور ہر قسم کے اختلافی مسئلہ کا ذکر کرنے کے بغیر جماعت کو نصیحت کی کہ یہ ایک نہایت نازک وقت ہے اور جماعت کے لئے ایک بھاری مسئلہ کی گھری درپیش ہے۔ پس سب لوگ گریہ وزاری کے ساتھ خدا سے دُعائیں کریں کہ وہ اس اندھیرے کے وقت خیر کے نئے روشنی پیدا کر دے۔ اور ہمیں ہر رنگ کی ٹھیکو سے بچا کر اس راستہ پر ڈال دے جو جماعت کے لئے بہتر اور مبارک ہے۔ اس موقع پر آپ نے یہ بھی تحریک فرمائی کہ جن لوگوں کو طاقت ہو وہ کل کے دن روزہ بھی رکھیں تاکہ آج رات کی نمازوں اور دعاؤں کے ساتھ کل کا دن بھی دُعا اور ذکر الہی میں گزرے۔ اس تقریر کے دوران میں دُک بہت روئے اور مسجد کے چاروں کونوں سے گریہ دہکا کی آوازیں بلند ہوئیں۔ مگر تقریر کے ساتھ ہی لوگوں کے دلوں میں ایک گونہ تسلی کی صورت بھی پیدا ہو گئی۔ اور وہ آہستہ آہستہ منتشر ہو کر دُعائیں کرتے ہوئے اپنی اپنی جگہوں کو چلے گئے۔

موجودی محمد علی عباسی کا مخفی رسالہ

رات کے دوران میں اس بات کا علم ہوا کہ منکرین خلافت کے ایڈیٹر مولانا محمد صاحب ایم اے نے حضرت خلیفۃ المسیح اولیٰ کی وفات سے قبل ہی ایک رسالہ ایک نہایت ضروری اعلان کے نام سے چھپوا کر مخفی طور پر تیار کر رکھا تھا۔ اور دُک میں روانہ کرنے کے لئے اس سے پرکٹ بھی بنوا رکھے تھے۔ اور اب یہ رسالہ بڑی کثرت سے تقسیم کیا جا رہا تھا۔ بلکہ یہ محسوس کر کے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اولیٰ کی وفات بالکل سر پر ہے آپ کو زندگانی ہی اس رسالہ کو دور دور کے علاقوں میں بھجوا دیا گیا تھا۔ اس رسالہ کا مضمون یہ تھا۔ کہ جماعت میں خدائے تعالیٰ کے حکم کی ضرورت نہیں۔ بلکہ انہیں کا انتظام ہی کافی ہے۔ البتہ غیر احمدیوں سے بہت لینے کی غرض سے اور حضرت خلیفۃ المسیح اولیٰ کی وصیت کے احترام میں کسی شخص کو بطور امیر مقرر کیا جاسکتا ہے۔ مگر یہ

تسطادوئم

احمدیت کا پیروہ روحانی انقلاب

احمدیہ نے دنیا کو کیا دیا اور کیا اسلام سے کیے

تقریر شہزادہ مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی دیکھو اعلیٰ تحریک کے بانی مولانا محمد شفیع صاحب

میں نے تقریر کے ابتداء میں یہ آیت تلاوت کی تھی "وَلَا تَقْعَبُوا فِي الْأَنْبِيَاءِ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتُ اللَّهِ... الآية"۔ اس آیت میں وہ کام بتائے گئے ہیں جو سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام نے اپنی بعثت کے وقت سرانجام دیے اور آئندہ ایک زمانہ آنا تھا جب پھر وہی حالات رونما ہونے لگتے تھے جو سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے اور جن کا ذکر مولوی ابوالحسن ندوی صاحب نے کیا۔ تب حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام اور آپ کی قائم کردہ تحریک احمدیت نے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غرضی میں ان سب امور کو سرانجام دینا تھا۔ چنانچہ حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام کی آمد سے قبل زندہ خدا پر کامل ایمان نہ رکھتا تھا جس کا ذکر ابوالحسن صاحب ندوی نے بھی کیا ہے۔

خدا تعالیٰ کے مخلوق مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہو گیا تھا کہ اب خدا کے ساتھ کوئی تعلق قائم نہیں کر سکتا اور نہ ہی خدا کسی کے ساتھ کلام کر سکتا ہے۔ حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اس کی خدا بھی زندہ ہے اور اس کی زندگی کا ثبوت یہ ہے کہ وہ اب بھی اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا "مجھے بھیجا گیا ہے تا میں ثابت کر دوں کہ ایک اسلام ہی ہے جو زندہ مذہب ہے۔۔۔۔۔ اور میں تمہیں بتا دوں کہ زندہ خدا کہاں ہے۔ اور کس قوم کے ساتھ ہے۔ وہ اسلام کے ساتھ ہے۔ اسلام اس وقت تک سچا کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے۔ وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا اور پھر چھپ ہو گیا۔ آج وہ ایک مسلمان کے دامن میں کلام کر رہا ہے۔ (سیدنا خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم)

نیز فرمایا

وہ خدا اب بھی بنا رہا ہے جسے چاہے کلمہ اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کلام کرتا ہے اور فرمایا یہ کھیل باغ محمد یعنی اسلام سے ہی مل سکتا ہے کیونکہ وہ ایک ہی اس وقت زندہ مذہب ہے چنانچہ فرمایا ہے کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشان دکھلا کر یہ عمر باغ محمد سے ہی کھایا ہم نے اپنی تدبیر کے مشہور عالم مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی نے جب اعظم مذاہب لاہور میں نہایت ہی بے بسی کے عالم میں یہ اعتراف کیا کہ:-

"آئینہ محمدیہ کے بزرگ ختم ہو چکے ہیں بے شک وہ (بزرگ) دارش، انبیاء اور ولی تھے۔ وہ کرامت رکھتے اور برکات رکھتے تھے۔ لیکن وہ نظر نہیں آتے وہ زیر زمین ہو گئے۔ آج اسلام ان کرامت والوں سے خالی ہے اور ہم کو گمراہ شدہ اخبار کی طرف حوالہ کرنا پڑتا ہے۔ ہم نہیں دکھا سکتے۔ (رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب ۱۹۶۶ء) اس کے بالمقابل حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے

کرامت اگرچہ بے نام و نشان امت میںانگہ ز غنسلمان محمد زندہ خدا کے ساتھ آپ کے تعلق کے سلسلہ میں بے شمار نشان ہیں لیکن میں وقت کے مطابق اسی جلسہ اعظم کی کچھ تفصیل بتانا چاہتا ہوں جس میں مولوی محمد حسین صاحب نے اترایا کہ آج اسلام کرامت والوں سے خالی ہے ۲۶-۲۸ دسمبر ۱۹۶۶ء

کو ایک جلسہ مذاہب اعظم (سرودھم سمیلین) کا لاہور میں انتظام کیا گیا جس میں پانچ سوالی مقرر کئے گئے حضور علیہ السلام نے ان سوالوں کے جواب میں ایک مضمون تحریر فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو قبل از وقت

بذریعہ الہام مطلع فرمایا کہ یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا۔ آپ نے اس الہام کی اشاعت ایک اشتہار کے ذریعہ مؤرخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۶ء کو ان الفاظ میں فرمائی۔ "جو شخص اس مضمون کو اول سے آخر تک پانچوں سوالوں کے جوابوں کو آخر تک سمجھ لے گا۔ تو میں یقین رکھتا ہوں کہ ایک نیا ایمان اس میں پیدا ہوگا اور ایک نیا نور اس میں چمکے گا۔۔۔۔۔ مجھے خدا کے علم نے الہام سے مطلع فرمایا ہے کہ یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا"

چنانچہ مقررہ تاریخوں پر جلسہ منعقد ہوا اور اس میں جلسہ کی جو رپورٹ منتظرین جلسہ کی طرف سے شائع ہوئی اس میں لکھا:-

"پندرہ گوردھن دھرمی صاحب کی تقریر کے بعد نصف گھنٹہ کا وقفہ تھا۔ لیکن چونکہ بعد از وقفہ ایک نامی وکیل اسلام کی طرف سے تقریر کا پیش ہونا تھا اس لئے اکثر شائقین نے اپنی اپنی جگہ کو نہ چھوڑا۔ ڈیڑھ بجتے میں ابھی بہت سا وقت رہتا تھا کہ اسلام کا لکچر کا وسیع میدان جلد بھرنے لگا اور چند ہی منٹوں میں تمام مکان پر بول گئے۔ اس وقت کوئی سات ہزار کے قریب مجمع تھا۔ مختلف مذاہب اور ملل اور مختلف سوسائٹیز کے مقتوب اور ذی علم آدمی موجود تھے۔۔۔۔۔ اس مضمون کے لئے اگرچہ کمیٹی کی طرف سے دو ہی گھنٹہ مقرر تھے لیکن ناظرین جلسہ کو کچھ ایسی دلچسپی پیدا ہو گئی کہ ناظرین صاحبان نے نہایت جوش اور خوشی

کے ساتھ اجازت دی کہ جب تک یہ مضمون ختم نہ ہو تب تک کارروائی جلسہ کو ختم نہ کیا جائے۔ یہ مضمون شروع سے آخر تک یکساں دلچسپی و توجہ سے اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ (رپورٹ جلسہ مذاہب عالم (دھرم مہتمم لاہور) صاحب ایڈیٹر صاحب چودہویں صدی راولپنڈی لکھتے ہیں:-

"ان لیکچروں میں سب سے اچھا لیکچر جو جلسہ کی روح رکھتا مرزا غلام احمد قادیانی کا لیکچر تھا جس کو مشہور فقیہ البیان مولوی عبدالکیم سیالکوٹی نے نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے پڑھا۔ یہ لیکچر دو دن میں تمام ہوا۔۔۔۔۔ مولوی عبدالکیم صاحب نے یہ لیکچر شروع کیا اور کیسا شروع کیا کہ سامعین لٹو ہو گئے۔ فقرہ فقرہ پر ہندسے آفریں و حسین بلند ہوتی تھیں اور مذاقات ایک ایک فقرہ کو دوبارہ پڑھنے کے لئے حاضرین کی طرف سے فرمائش کی جاتی تھی۔ عمر بھر سارے کانوں سے ایسا خوش آئند لیکچر نہیں سنا۔۔۔۔۔ کچھ شخص کے لیکچر کے وقت اتنے آدمی جمع نہیں تھے۔ جتنے کہ مرزا صاحب کے لیکچر کے وقت۔ تمام ہال ادھر بیچے سے بھر رہا تھا۔ اور سامعین ہمتی گوش ہور رہے تھے۔ مرزا صاحب کے لیکچر کے وقت خلقت اس طرح آکر گری جس طرح شدید پرکھیاں۔ مگر دوسرے لیکچر کے وقت بوجہ بے رغبتی بہت سے لوگ بیٹھے بیٹھے اٹھ جاتے تھے۔"

(چودہویں صدی راولپنڈی مؤرخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۶ء) ایڈیٹر صاحب سول اینڈ ٹریڈ گزٹ نے اس مضمون کے متعلق اپنا تاثر ان الفاظ میں بیان فرمایا:-

"سب مضمونوں سے زیادہ توجہ اور دلچسپی سے مرزا غلام احمد قادیانی کا مضمون سنا گیا۔ جو اسلام کے بڑے بھاری یوید اور عالم ہوں۔ اس لیکچر کو سمجھنے کے لئے دور و نزدیک سے سب سرفراز ملت کے لوگ بڑی کثرت سے جمع تھے۔۔۔۔۔"

لوگوں نے اس مضمون کو ایک دفعہ اور جمیعت کے عالم میں سنا اور پھر کمیٹی نے اس کے لئے جلسہ کی تاریخوں میں ۲۹ دسمبر کی زیادتی کر دی۔

(مولانا ابیدل علی گڑھ دسمبر ۱۸۹۹ء)
یہ لیکچر اسلامی اصول کی نفاذی کے نام سے شائع ہو چکا ہے اور کئی زبانوں میں اس کا ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔ پہلے سے آپ کا یہ فرمانا کہ مضمون بالارہے گا۔ اور پھر وہ بالارہا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ کرامت گرجہ بے نام و نشان است۔ یہاں تک کہ زعمانی محمد بن زید خدا کے ساتھ آپ کا گہرا تعلق تھا اور دوستوں۔ دشمنوں۔ ایمنوں اور بریگانوں کے لئے آپ کے بے شمار نشانات احمدیہ لٹریچر میں موجود ہیں۔

ایک ایمان افروز واقعہ :-

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی تحریر فرماتے ہیں :-
”ایک صوفی سجادہ نشین نے مجھے خط لکھا کہ مجھے کشف میں بڑا تجربہ ہے۔ اگر مرزا صاحب کو یہ طاقت ہے کہ وہ اہل قبور سے باتیں کر سکیں تو وہ جس قبر کو میں کہوں اس سے باتیں کر کے اس کا حال دریافت کریں اور بتادیں ورنہ میں بتلا دوں گا۔ آپ اس خط کو لے کر بہت ہنسے اور فرمایا جو حق و قیوم خدا سے روز باتیں کرتا ہے اس کو مردوں سے باتیں کرنا کیا غرض ہے (یا یہ فرمایا کہ کیا مطلب ہے) مردوں سے مرد نے باتیں کر سکیں اور زندوں سے زندے۔

ہم زندہ ہیں۔ ہمارا مذہب زندہ ہے۔ ہمارا خدا زندہ ہے۔ قیوم زندہ خدا ہے۔“
(تذکرۃ المہدی حقہ دوم ص ۳۸-۳۹)

ایک دوسرا واقعہ

قرآن مجید نے یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا۔ اور آگ ان کے لئے ٹھکانہ ہو گئی۔ غیر مسلموں نے اس پر اعتراض کیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا یہ قانون قدرت کے خلاف ہے۔ ان اعتراضات کے

جواب حضرت مولانا نور الدین صاحب کے سپرد کیے گئے اور مولانا صاحب یہ جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سناتے تھے۔ حضرت مولانا نے اس اعتراض کے جواب میں تحریر فرمایا کہ اس آگ سے مراد مخالفت کی آگ بھی ہو سکتی ہے۔ مخالفت کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کا ذکر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس جواب کو سن کر فرماتے گئے۔
مولوی صاحب! حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اسی ظاہری آگ میں ڈالا گیا تھا اور خدا تعالیٰ نے یہی آگ ان کے لئے گلزار کر دی تھی۔ مزید فرمایا۔ اگر لوگوں کو اس بارہ میں کوئی شک ہو تو آج بھی ایک ابراہیم یہاں موجود ہے اس کو آگ میں ڈال کر دیکھ لیں کہ یہ آگ اس کے لئے گلزار ہو جاتی ہے یا نہیں۔

(سیرت المہدی)
بیکھرام کے سلسلہ میں آپ کی تماشائی ہو رہی تھی اور ایک موقع پر یہ خبر لے کر آپ کے حضور حضرت میرزا ناصر نواب صاحب نے آپ کے پاس پہنچے کہ آپ کو گرتا رہے گا جس کی تدابیر کی جارہی ہیں۔ آپ نے میر صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا :-
میر صاحب! لوگ دنیا کی محبت میں سونے اور چاندی کے کڑے پہنتے ہیں۔ ہم خدا کی محبت میں لاہے کے کڑے پہن لیں گے۔
لیکن ساتھ ہی فرمایا :-
میر صاحب ایسا نہیں ہو گا وہ خدا جو زندہ خدا ہے جس کے ساتھ ہیں گہرا تعلق ہے وہ ایسا نہیں ہونے دے گا۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

زندہ کتاب۔ قرآن مجید

سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی راہنمائی کے لئے قرآن مجید ایسی پاک کتاب چھوڑی جس کے ذریعہ آپ نے عربوں کو زندہ کیا۔ آپ فرماتے ہیں انی تارک فی کم التذانیہ ان تمسکتم بھا لفت تھنلوا بعدی اسد کتابی دستر قی۔ مسلمانوں نے اس زندہ کتاب سے

بھی نوگردانی کی۔ مفسرین نے اس کلام پاک میں ناسمج و مضور کا مسئلہ گھڑا اور اسی زمانہ کے لوگوں نے یہ سمجھ لیا کہ اب اس کتاب کے معارف ختم ہو گئے۔ کوئی نہیں جواب آئندہ اس کتاب میں نہ ملے گا کہ معارف کے موتی نکال سکے۔ لیکن احمدیت نے بتایا کہ روحانی ہدایت کے لئے قرآن مجید کو چھوڑ کر اور کوئی کتاب نہیں اور یہ ہر قسم کے نسخ سے پاک ہے۔
حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔
”قرآن کریم وہ یقینی اور قطعی کلام ہے جس میں انسان کا ایک لفظ یا ایک شے تک کا دخل نہیں۔ اور وہ اپنے الفاظ اور معانی کے ساتھ خدا تعالیٰ نے ہمیں کلام ہے۔۔۔۔۔ اس کی ایک ایک آیت اعلیٰ درجہ کا تواتر رکھتی ہے۔ وہ وحی متلو ہے جس کے حرف خوف دینے ہوئے ہیں وہ ہمیشہ اپنے اعجاز کے بھی تبدیل اور تحریف سے محفوظ ہے۔“

(ازالہ انہام ص ۵۲۹)
پھر فرماتے ہیں کہ کسی کی مجال نہیں کہ ایک لفظ یا ایک شے قرآن شریف کا مندرجہ کر سکے۔
(اشہادات حضرت مسیح موعود جلد ۲ ص ۵۹۷)
آج کے مسلمانوں نے قرآن مجید کی تعلیم کو چھوڑ کر جعلی اور خود تراشیدہ وظائف کی طرف توجہ کی ہے جو خدا۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور جبرائیل کے نام پر اختراع کر گئے اور یہ یقین کر لیا گیا کہ ان خود تراشیدہ وظائف سے ہی مسلمانوں کی نجات ہے لیکن احمدیت نے ہمیں یقین دلایا کہ دعائی الہی اور وحی کے حصول کے لئے قرآن شریف کی اتباع ضروری ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدی فرماتے ہیں :-

”میں سامعین کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات اور دائمی خوشحالی ہے وہ جو قرآن شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا۔“
(اسلامی اصول کی نفاذی ص ۱۲۲)
پھر فرمایا یقیناً سمجھو کہ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ ہم بنبر انکھوں کے دیکھ سکیں یا بنبر کانوں کے سن سکیں

یا بنبر زبان کے بول سکیں، اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ بنبر قرآن کے اس پیار سے محبوب کا منہ دیکھ سکیں۔

(اسلامی اصول کی نفاذی ص ۱۲۲)
اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یقین فرمائی کہ :-
”تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے خطاب کر کے فرمایا الخیر کلمۃ فی القرآن۔ کہ تمام قسم کی بھلائی قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے انھوں نے ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم نہ کرتے ہیں۔“
(مشفق لوح ص ۲۷)
حضرت علیہ السلام اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں :-
دل میں یہ ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآن کے گرد گھوموں کبہ میرا بھی ہے
(باقی آئندہ)

دعاے حضرت

۱۔ افسوس! میرے ماموں کریم ابراہیم صاحب دلدکر کم حاجی عبدالواحد صاحب تمام ممالک مسکرا (روپی) مؤرخہ ۱۲۸۰ھ کو تعمیر فرمایا ۷۷ سال وفات پا گئے۔ انا بنبر وانا الیوم راجعون ۱۵
آپ مکرم باشر شہار محمد صاحب رحمہم شیعہ تعلیم الاسلام سکول قادیاں کے چھوٹے بھائی تھے۔ مؤرخہ ۱۲۸۰ھ کو آپ کی مولا میں تدفین عمل میں آئی۔
خاکسار: محمد انعام ذاکر قادیاں
۲۔ افسوس! خاکسار کے دادا مکرم دوست محمد صاحب آف چارکوٹ ۱۲۲۳ھ پرچہ کی درمیانی شب کو وفات پا گئے۔ انا بنبر وانا الیوم راجعون ۵
خاکسار: نذیر احمد شتان معلم مدر احادیہ قادیاں
۳۔ افسوس! خاکسار کے خسر مکرم منور علی خان صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ ایس۔ پی اور سابق صدر جماعت احمدیہ مالکانا گودا (اڑیسہ) مؤرخہ ۱۲۹۸ھ کو وفات پا گئے۔ انا بنبر وانا الیوم راجعون
مرحوم نیک نخلص دعا گو اور پابند موم و مسلولہ وجود تھے اور سرکاری ملازمت سے فراغت کے بعد جمیعت صدر جماعت سلسلہ کی ازبیری خدمت بجالا رہے تھے۔ پھر غرض تحریک دعا مبلغ ہیں وہ یہ اعانت بدری ادا کئے گئے ہیں۔ خاکسار: بسیف الرحمن خاں نمازہ بدری کرگ قادریں سے ہر روز حرمین کی مغفرت و جلدی دعا کرتا

فکر و فکر سے شائیکہ کا چہرہ تھا اور

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی رحمہ اللہ کی تحریکات

از مکرم فخر علی شاہ صاحب دارالہجرت ریلوے

علمی تحریکات

۳۔ ۲ دسمبر ۱۹۸۲ء کو حضور نے تمام دنیا کے اہل علم احمدیوں کو تحریک کا کہ وہ دین حق پر مدد یا علوم کے نام پر جو جھگڑے ہو رہے ہیں ان کے جوابات تیار کریں۔ اس سلسلہ میں مرکز سے بھی رہنمائی حاصل کر کے اپنے آپ کو اس علمی جہاد کے لئے تیار کریں۔

۴۔ ۸ اگست ۱۹۸۶ء کو حضور نے فرمایا کہ دین حق اور اس کے بانی پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں ان کے غصوں مسکت اور مدلل جوابات تیار کر کے ساری دنیا میں شائع کئے جائیں۔

۵۔ ۱۰ جنوری ۱۹۸۶ء کو حضور نے مجلس عرفان میں تمام دنیا کے احمدیوں کو تحریک کی کہ وہ شہد کے بارہ میں تحقیق کریں اور قرآن حکیم کے اندر اس بارہ میں خفیہ حقائق کو دنیا پر آشکار کریں۔

۶۔ ۱۸ نومبر ۱۹۸۶ء کو حضور نے لندن میں حفیظ قرآن کریم کی تحریک فرمائی۔

۷۔ ۲ دسمبر ۱۹۸۲ء کو حضور نے روزنامہ الفضل اور ماہنامہ ریلوے آف ریلیجنز کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانے کی تحریک کی۔

۸۔ دو نئے یورپین مراکز کی تحریک

۱۸ مئی ۱۹۸۴ء کو حضور نے یورپین ممالک میں جماعت کے نظام کو مزید مستحکم کرنے کے لئے دو نئے مراکز قائم کرنے کا اعلان کیا۔ حضور نے بتایا کہ دو نئے مراکز یورپ کے لئے بنائے کا پروگرام ہے ایک انگلستان میں چونکہ اسے یورپ میں ایک خاص حیثیت حاصل ہے اور ایک جرمنی میں کیونکہ جرمنی کی جماعت بہت فاضل ہے۔

۹۔ امریکہ کے لئے تحریک

۵ دسمبر ۱۹۸۲ء کو حضور نے احباب جماعت امریکہ کو یہ تحریک کی کہ وہ امریکہ میں فوری طور پر پانچ نئے مشن ہاؤسز اور بیروت الذکر کی تعمیر کے لئے ۲

امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب جب سے جماعت کی قیادت کے منصب پر فائز ہوئے ہیں جماعت احمدیہ زندگیاں کے ایک نئے دور میں داخل ہو گئی ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے مسلسل جماعت پر ایسے حالات وارد ہوئے ہیں جنہوں نے اس کو خواہرینہ صلاحیتوں کو برقرار کر دیا ہے۔ اور چلنے والے دوڑنے لگ گئے۔ جماعت کی اس بے پناہ تعمیراتی ہوشیاری کو حضور نے ایک تباہی حکیم اور فہیم سپہ سالار کی طرح نیکی اور بھلائی کی طرف مڑا اور اپنے درپے درپے تحریکات جاری کر کے دل کی حسرتیں پوری کرنے اور آنکھیں کھلنے دینے کا موقع دیا ہے۔

۱۰۔ قیام نماز کی تحریک

حضور نے منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد سب سے زیادہ توجہ قیام نماز کی طرف دی ہے۔ اور مسلسل خطبات کے ذریعہ جماعت کو شدت کے ساتھ نماز باجماعت کے قائم کرنے کی تحریک کی ہے۔ حضور نے جماعتی کارکنوں کو نماز پر کاربند ہونے کی خصوصی ہدایت فرمائی تاکہ وہ دوسروں کے لئے نمونہ بنیں۔ ہر سال کی چھٹیوں جماعتی نظام کے تحت سپین کے معین علاقوں میں گزاریں۔ اور جماعت کا پیغام پہنچائیں۔

۱۱۔ قیام نماز کی تحریک

۲ مارچ ۱۹۸۷ء میں حضور نے جنوبی امریکہ کے ممالک میں وقف عارضی کے لئے پوری دنیا کے احمدیوں کو تحریک کی۔ جو لوگ خود خرچ برداشت کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں وہ ڈکالت تبشیر سے رجوع کریں۔ اور جو اخراجات کی استطاعت نہیں رکھتے وہ کبھی اطلاع دیں۔

۲ مارچ ۱۹۸۷ء میں حضور نے جنوبی امریکہ کے ممالک میں وقف عارضی کے لئے پوری دنیا کے احمدیوں کو تحریک کی۔ جو لوگ خود خرچ برداشت کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں وہ ڈکالت تبشیر سے رجوع کریں۔ اور جو اخراجات کی استطاعت نہیں رکھتے وہ کبھی اطلاع دیں۔

۱۰۔ کینیڈا کے لئے تحریک

۲۰ اپریل ۱۹۸۳ء کو حضور نے جماعت احمدیہ کینیڈا کو یہ تحریک فرمائی کہ وہ کینیڈا میں نئے مشن ہاؤسز اور بیروت الذکر کے قیام اور موجودہ عمارت کی توسیع کے لئے تین سال کے اندر چھ لاکھ ڈالر پیش کریں۔

۱۱۔ توسیع مکان قند

۲۸ مارچ ۱۹۸۶ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ ہندوستان کی جماعتوں میں خداتعالیٰ کے فضل سے تعداد اور اموال کے لحاظ سے برکت نصیب ہوئی ہے مگر ابھی تک یہ جماعت اپنے پاؤں پر کھڑی نہیں ہوئی۔ اب جماعت کی طرف سے جو فوری ضروریات سامنے آئی ہیں ان میں کچھ تو مقامات مقدسہ کی ضروری مرمتیں کے علاوہ دینی اور مادی

۱۲۔ وقف جدید کی تحریک کو ساری دنیا تک وسیع کرنے کا اعلان

۲۷ دسمبر ۱۹۸۵ء کو حضور نے بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے جب وقف جدید کے ۲۹ ویں سال کا اعلان کیا تو اس کے برپائے ہوئے تقاضوں کو پورا کرنے کی خاطر اس کے دائرہ کار کو بڑھا دیا اور فرمایا:

وہ میں اس سال وقف جدید کی مالی تحریک کو پاکستان اور ہندوستان میں محدود رکھنے کی بجائے ساری دنیا میں وسیع کرنے کا اعلان کرتا ہوں اس سے پہلے وقف جدید صرف پاکستان تک محدود تھی۔

۱۳۔ سیدنا بلال قند

جماعت کے بعض دوستوں نے حضور سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ واقعہ میں قرآنی کرنے والوں کے لئے ایک مستقل قند اٹھا ہونا چاہیے۔ چنانچہ حضور نے اس سلسلہ میں ۴ مارچ ۱۹۸۶ء کو سیدنا

لوگ ایک مسجد اور مسجد ایک ایک شالی خدمت کر چکے ہیں ان کا نام قیامت تک نہ شے پاسے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندہ دیتی رہے۔

۲۰۔ کینیڈا کے لئے تحریک

۲۰ اپریل ۱۹۸۳ء کو حضور نے جماعت احمدیہ کینیڈا کو یہ تحریک فرمائی کہ وہ کینیڈا میں نئے مشن ہاؤسز اور بیروت الذکر کے قیام اور موجودہ عمارت کی توسیع کے لئے تین سال کے اندر چھ لاکھ ڈالر پیش کریں۔

۲۸ مارچ ۱۹۸۶ء کو حضور نے بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے جب وقف جدید کے ۲۹ ویں سال کا اعلان کیا تو اس کے برپائے ہوئے تقاضوں کو پورا کرنے کی خاطر اس کے دائرہ کار کو بڑھا دیا اور فرمایا:

۱۴۔ وقف جدید کی تحریک کو ساری دنیا تک وسیع کرنے کا اعلان

۲۷ دسمبر ۱۹۸۵ء کو حضور نے بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے جب وقف جدید کے ۲۹ ویں سال کا اعلان کیا تو اس کے برپائے ہوئے تقاضوں کو پورا کرنے کی خاطر اس کے دائرہ کار کو بڑھا دیا اور فرمایا:

۱۵۔ سیدنا بلال قند

جماعت کے بعض دوستوں نے حضور سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ واقعہ میں قرآنی کرنے والوں کے لئے ایک مستقل قند اٹھا ہونا چاہیے۔ چنانچہ حضور نے اس سلسلہ میں ۴ مارچ ۱۹۸۶ء کو سیدنا

۱۶۔ سیدنا بلال قند

جماعت کے بعض دوستوں نے حضور سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ واقعہ میں قرآنی کرنے والوں کے لئے ایک مستقل قند اٹھا ہونا چاہیے۔ چنانچہ حضور نے اس سلسلہ میں ۴ مارچ ۱۹۸۶ء کو سیدنا

بلال فندہ کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:-
 یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ
 شرح حضور اور محبت کے ساتھ جو
 دینا چاہتا ہے وہ اسے ادنیٰ سے
 تردد یا بوجہ ہو تو وہ ہرگز نہ
 دے۔ اس پر لازم ہے کہ منہ؟

۱۶۔ استعین کتابت کے کمیوٹر کے لئے تحریک

۱۲ جولائی ۱۹۸۵ء کو بیت الفضل
 لندن میں خطبہ جمعہ کے دوران لٹریچر کی
 اشاعت کو وسیع کرنے کے لئے اس تحریک
 کا اعلان کیا کہ نوری استعین خطبہ کمیوٹر
 پر لیس خریدنے کے لئے ایک لاکھ پونڈ خرچ
 آئے گا۔ اہم زبانیں بھی اس میں داخل
 کریں تو ڈیڑھ لاکھ پونڈ تک صرف پر لیس
 کا خرچہ ہے۔ دور اس پر مابذ خرچ بھی
 اٹھیں گے۔ حضور نے فرمایا ہر حال
 ڈیڑھ لاکھ پونڈ کی سرورسیت تحریک
 کرتا ہوں۔

۱۷۔ تحریک بیوت الحور

قرآن کریم نے مذہب کا خلاصہ دو
 باتوں کو قرار دیا ہے ایک عبادت الہی
 اور دوسری بنی نوع انسان سے ہمدردی۔
 اس تعلیم کے پیش نظر ۱۹۸۲ء میں پانچ
 سو سال کے دردناک قحطی کے بعد
 جماعت احمدیہ کو سب سے پہلے
 گھر "البدیت البشارت" کی تعمیر و ساخت
 حاصل ہوئی تو اس کے شکرانہ کے طور
 پر حضور نے بیوت الحور سکیم کا اجراء
 کیا تاکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ بنی
 نوع انسان سے محبت واسے پہلو پر بھی
 عمل کا توسیع ملے۔

سپتمبر ۱۹۸۵ء کو حضور نے
 "البدیت البشارت" اسے بنایا کاسٹنگ
 بنیاد رکھا تو اس تحریک پر پھر دہرایا
 اور فرمایا کہ چونکہ اللہ تعالیٰ کے گھر اور
 عبادت گزار بڑھ رہے ہیں اس لئے بنی
 نوع انسان کی ہمدردی میں بھی اضافہ
 ہونا چاہیے۔ چنانچہ حضور نے اس سکیم میں
 وسعت پیدا کر کے ایک کروڑ روپیہ
 جمع کرنے کی تحریک کی اور اپنے ہمدرد
 (دس ہزار) میں مزید ایک لاکھ روپیہ کا
 اضافہ فرما دیا۔ یہ تحریک حضور کے دور
 امامت کی سب سے پہلی مالی تحریک

ہے۔

۱۸۔ عید کے قریب ہر ہمدرد کے ساتھ
 دیکھ بائیں کی تحریک

۱۲ جولائی ۱۹۸۳ء کو حضور نے خطبہ

عید الفطر میں فرمایا:-

وہ آج عید کی نماز کے بعد ضروری
 امور سے فارغ ہو کر اگر وہ لوگ
 جن کو خدا نے نسبتاً زیادہ دولت
 عطا فرمائی ہے زیادہ تمول کی
 زندگی بچنی ہے وہ کچھ تحائف
 لے کر غریبوں کے ہاں جائیں اور
 غریب بچوں کے لئے کچھ کھانا
 لے جائیں..... بچوں کے لئے
 بوٹا نیاں یا چاکلیٹ آپ نے
 رکھے ہوئے ہیں وہ لیں اور
 بچوں سے کہیں اُد آج ہم ایک
 اور قسم کی عید مناتے ہیں۔
 ہمارے ساتھ جیو اہم بعض
 غریبوں کے گھر آج دستک
 دیں گے ان کو عید مبارک
 دیں گے۔ ان کے حالات
 دیکھیں گے اور ان کے ہاتھ
 اپنے دکھ ہاتھیں لگے؟

(الفضل ۲۶ جولائی ۱۹۸۳ء)

۱۹۔ مصیبت زدگان کی سب سے بڑی تحریک

۱۹ نومبر ۱۹۸۴ء کو حضور نے افریقہ کے
 قحط زدہ علاقوں کے لئے امداد کی
 تحریک فرمائی۔ ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۶ء
 میں السلوینڈور میں شدید اور خوفناک
 زلزلہ آیا جس سے بہت جانی و مالی
 نقصان ہوا۔ حضور نے ۱۹ اکتوبر ۱۹۸۶ء
 کے خطبہ جمعہ میں السلوینڈور کی مصیبت
 زدگان کا امداد اور بیتاؤں کو خیر گیری
 کی تحریک فرمائی۔

۲۰۔ پانچ سو روپیہ بچوں کی تحریک

جلد سالانہ کے موقع پر بڑھتی ہوئی
 تعداد اور جلد بچوں پر متوقع ماضی
 کے بل نظر انتظام جلد سالانہ کے لئے
 حضور نے ۱۹ فروری ۱۹۸۸ء کو ۵۰۰
 روپیہ کی رقم نہیں کرنے کی تحریک کی۔
 ایک دیگر پرتز تھا ۲۰۰ روپیہ کا اندازہ
 لگایا گیا۔

۲۱۔ شخصوں کی دعاؤں کی تحریک

۱۹ اپریل ۱۹۸۴ء کو حضور نے درج ذیل
 دعا میں بکثرت پڑھنے کا ارشاد فرمایا:-
 ۱۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا
 وَ اَسْرَافَنَا فِيْ اَمْوَالِنَا وَ ثَبِّتْ
 اَقْدَامَنَا وَ الصِّرَاطَ عَلٰی الْقَوْمِ
 الْكَافِرِيْنَ۔
 ۲۔ اَللّٰهُمَّ رَنَا لَجَعَلْتَ فِیْ
 لَحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ
 شَرِّهِمْ۔
 ۳۔ اَللّٰهُمَّ اَعِدْ قَوْمَیْ
 قَائِلَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔
 ۴۔ اَللّٰهُمَّ اَعِدْ قَوْمَیْ
 قَائِلَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔
 ۵۔ اَللّٰهُمَّ اَعِدْ قَوْمَیْ
 قَائِلَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔
 ۶۔ اَللّٰهُمَّ اَعِدْ قَوْمَیْ
 قَائِلَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔
 ۷۔ اَللّٰهُمَّ اَعِدْ قَوْمَیْ
 قَائِلَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔
 ۸۔ اَللّٰهُمَّ اَعِدْ قَوْمَیْ
 قَائِلَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔
 ۹۔ اَللّٰهُمَّ اَعِدْ قَوْمَیْ
 قَائِلَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔
 ۱۰۔ اَللّٰهُمَّ اَعِدْ قَوْمَیْ
 قَائِلَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔

۱۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا
 وَ اَسْرَافَنَا فِيْ اَمْوَالِنَا وَ ثَبِّتْ
 اَقْدَامَنَا وَ الصِّرَاطَ عَلٰی الْقَوْمِ
 الْكَافِرِيْنَ۔
 ۲۔ اَللّٰهُمَّ رَنَا لَجَعَلْتَ فِیْ
 لَحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ
 شَرِّهِمْ۔
 ۳۔ اَللّٰهُمَّ اَعِدْ قَوْمَیْ
 قَائِلَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔
 ۴۔ اَللّٰهُمَّ اَعِدْ قَوْمَیْ
 قَائِلَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔
 ۵۔ اَللّٰهُمَّ اَعِدْ قَوْمَیْ
 قَائِلَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔
 ۶۔ اَللّٰهُمَّ اَعِدْ قَوْمَیْ
 قَائِلَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔
 ۷۔ اَللّٰهُمَّ اَعِدْ قَوْمَیْ
 قَائِلَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔
 ۸۔ اَللّٰهُمَّ اَعِدْ قَوْمَیْ
 قَائِلَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔
 ۹۔ اَللّٰهُمَّ اَعِدْ قَوْمَیْ
 قَائِلَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔
 ۱۰۔ اَللّٰهُمَّ اَعِدْ قَوْمَیْ
 قَائِلَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔

۲۲۔ حضور نے ۱۹ فروری ۱۹۸۶ء کے خطبہ جمعہ
 میں حضور نے مذہبہ ذیل دعا کے مفہوم کو
 سمجھنے اور پڑھنے کی تلقین فرمائی:-
 رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَمْوَالِنَا
 ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا
 ذُنُوبَنَا وَ اَسْرَافَنَا فِيْ اَمْوَالِنَا وَ ثَبِّتْ
 اَقْدَامَنَا وَ الصِّرَاطَ عَلٰی الْقَوْمِ
 الْكَافِرِيْنَ۔

۲۳۔ حضور نے ۱۹ فروری ۱۹۸۶ء کے خطبہ جمعہ
 میں حضور نے مذہبہ ذیل دعا کے مفہوم کو
 سمجھنے اور پڑھنے کی تلقین فرمائی:-
 رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَمْوَالِنَا
 ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا
 ذُنُوبَنَا وَ اَسْرَافَنَا فِيْ اَمْوَالِنَا وَ ثَبِّتْ
 اَقْدَامَنَا وَ الصِّرَاطَ عَلٰی الْقَوْمِ
 الْكَافِرِيْنَ۔

لَمُتَّقِيْنَ اِمَامًا

۲۴۔ حضور نے منصب امامت پر فائز
 ہونے پر جماعت کے نام پہنچنے پر پیغام
 میں اہل فلسطین کے لئے خاص طور پر دعاؤں
 کی تحریک کی۔ اس کے بعد متعدد مواقع
 پر عالم عرب کے لئے عمومی دعاؤں کی
 تلقین فرمائی۔

۲۵۔ حضور نے ۱۹ مارچ ۱۹۸۷ء کو
 جماعت کے تمام افراد کو یہ دعا یاد کرنے
 اور اس کا ورد کرنے کی تحریک فرمائی:-
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ
 حُبَّكَ وَ حُبَّ مَنْ مَوْفٍ یُّحِبُّكَ
 وَ الْعَمَلُ الَّذِیْ یُحِبُّكَ یُبْدِلُغْفِرُ
 حُبَّكَ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ
 حُبَّكَ اَحَدَیْ اِلَکَ مِنْ
 لَفْسِحَةٍ وَ مَالِحَةٍ وَ اَهْلِیْ
 وَ صَوْنِ الْمَسَاكِیْنِ۔

(ضمیمہ ہفت روزہ بتورقادیان ۱۹۸۷ء)

تقریر کا لہجہ

از خرم جوہری شہر احمد صاحب واقف زندگی ربوہ

بفضل ابزدی آخر خلافت کامراں ہوگی
 ہر میت اور معمولی نصیب دشمنان ہوگی

بحری اللہ کے دامن سے میں جو لوگ وابستہ
 مقدر میں انہی کے کامیابی بے گمانی ہوگی

شب تاریک میں بھی بڑھ رہا ہے کاروانِ حق
 سحر نما دیکھتے منزل نصیب کاروانِ حق

وہی مصداق ہونگے شرعہ الہی معاین کے
 اعانت کو تمنا جن کے سینے میں نہاں ہوگی

لکائی ضرب پہرین سرکشوں کا اندازہ اللہ کو
 شہودی قوم کی ماتمندان کا داستان ہوگی

ابھی رات ہی صہبت کا نشان دیکھا ہے دنیا نے
 وہی تہری تجلی پھر نہ مانے ہر عسائی ہوگی

فرشتے کہ رہے ہیں کام اپنا قرقر یہ ہیں
 ہمارے دہان کی دھڑکن ہی ہے اسماں ہوگی

مسیح وقت نے حبیب نبی ہم کو عطا کیا ہے
 یہی دار و رسن ہر نبی ہمارے سر نہر جان ہوگی

اگرچہ آج دنیا زلزلہ شہباز ہے کہ
 مگر راک و زلزلہ ہمارے میری ہم زبان ہوگی

بارش سے پہلے بادلوں کی گرج بگولہ

اور خرابی درسی میں میری اطاعت کرو۔ میرا انسان ہوں۔ اور کمر و رانسان مجھ سے کمزور ہیں گی۔ تو تم چشم پوشی کرنا تم سے غلامیاں ہوں گی میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر عہد کرتا ہوں کہ میں چشم پوشی اور درگزر کروں گا۔ میرا اور تمہارا منہ ہر کام اس سلسلہ کی ترقی اور اس سلسلہ کی غرض و غایت کو عملی رنگ میں پیدا کرتا ہے۔ اگر اطاعت اور فرمانبرداری سے کام لو گے۔ اور اس عہد کو مضبوط کر کے تو کیا درکھو کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہماری دستگیری کرے گا۔

والفضل ۲۱ مارچ ۱۹۸۸ء

اس بیعت۔ اور اس تقریر کے بعد لوگوں کی طبیعتوں میں کمال سکون تھا۔ اور ان کے دل اس طرح تسلی پا کر ٹھنڈے ہو گئے تھے۔ جس طرح کہ ایک گرمی کے موسم کی بارش ایک جھلسی ہوئی زمین کو ٹھنڈا کر دیتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آسمان پر سینے ان کے ذلول پر سکینت نازل کی۔ اور خدا کے سبح کی بات ایک دفعہ پوری ہوئی کہ۔ میں خدائی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔

(ادامیت)

دعا اور تقریر کے بعد حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تلامذہ ہائی سکول کے شمالی میدان میں قریباً دو ہزار مردوں۔ اور کئی سو عورتوں کے مجمع میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور پھر حضور کی مصیبت میں غصین کا یہ بھاری مجمع جس کے ہر شخص کا دل اس وقت رنج و غشی کے دوہرے جذبات کا مرکز بنا ہوا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول

ولادت

واللہ تعالیٰ فی اپنے فضل سے خاک کی بڑی نو سی غریزہ امتہ القدوس سلما ابلیس عزیز تریشی محمد فضل اللہ نائب ہدیہ بدتھادیاں ۲۸ اپریل ۱۹۸۸ء میں سے نوازا ہے جو مکرم تریشی محمد شفیع صاحب درویش نائب ناظر اعلیٰ قادیان کی پوتی اور مکرم حافظ عبد العزیز صاحب مرحوم درویش خادم مسجد اقصیٰ قادیان کی لڑائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اندر راہ شفقت عزیزہ کا نام "قدسیہ خلیفہ" تجویز فرمایا ہے۔ خاکسار اعانت بدریں مبلغ ۱۰ روپے ادا کرتے ہوئے تاریخ سے زید و بچی کی صحت و سلامتی درازی عمر اور نور و ذہان کے نیک صاحب خادمین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے خاکسار خدام میں قادیان

رضی اللہ عنہ کی بخش مبارک سے کوششی مقبرہ کی طرف روانہ ہوا۔ اور وہاں پہنچ کر اس مبارک انسان کے مبارک دھڑکنا ہزاروں دعاؤں کے ساتھ اس کے آقا و محبوب کے پیہر میں شعلہ دیا۔

الوداع اور خیر مقدم

اسے جانے والے اچھے تیرا پاک عہد خلافت مبارک ہو۔ تو نے اپنے اماں و مصلح مسیح موعود کی امانت کو خوب نبھایا۔ اور خلافت کی بنیادوں کو ایسی آہنی سلاخوں سے باندھ دیا کہ پھر کوئی طاقت اسے اپنی جگہ سے ہلک نہ سکے۔ جا اور اپنے آقا کے ہاتھوں سے مبارکباد کا تحفہ لے۔ اور زمانہ انبار کا یہاں پہن کر بیت میں ابی بیکر۔ اور اسے آنے والے اچھے بھی مبارک ہو کہ تو نے سیاہ بادلوں کی دل ہلا دینے والی گرجوں میں مسند خلافت پر قدم نہ رکھا۔ اور قدم رکھتے ہی رحمت کی بارشیں برسا دیں۔ تو ہزاروں دل اپنے تپ دلوں میں سے جو کہ تبت امامت کی طرف آیا۔ اور پھر حضرت ایک ہاتھ کی تلبیسی سے انہا تھراتے ہوئے سینوں کی سکینت بخش دی۔ اور ایک شکور جماعت کی ہزاروں دعاؤں و تمنوں کے ساتھ ان کی سیرداری کے تاج کو قبول کر۔ تو ہمارے پہلو سے اٹھا ہے۔ مگر بہت دور سے آیا ہے۔ اور ایک قریب رہنے والے کی محبت اور دور سے آنے والے کے اکرام کا نظارہ دیکھ۔

اسے خیر سل رب تو معلوم شد دیر آمدہ ز راہ دور آمدہ رمنقول از روزنامہ الفضل قادیان ۲۸ دسمبر ۱۹۳۹ء (۶۴ سالہ) مکرم ناصر احمد صاحب گیا رہبر

(۲) مکرم محمد سرور جاوید صاحب آف۔ سلطنت امان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بتاریخ ۲۹ اپریل عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انراہ شفقت محمد شفیع جاوید تجویز فرمایا ہے۔ موصوف حضور انور کی تحریک "وقف لوگے" تحت قبل از پیدائش ہی بچے کو وقف کر کے ہیں۔ اور اس خوشی میں مبلغ یک سو روپے اعانت بدریں ادا کرتے ہوئے تاریخ سے درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نوموود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور نیک صاحب خادم دین بنائے۔ آمین۔

(ادارہ بدر)

(۳) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم بھوٹے بیٹے عزیز حبیب احمد خادم کارکن قمر بدر کو بتاریخ ۲۳ دسمبر عطا فرمایا

مرکز احمدیت قادیان میں

اعتکاف کی سعادت حاصل کرنے والے احباب خواہین

منت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں مادر رضوان علیہا کے انتساب سے شریعتی خدمت ذی خوش نصیب احباب و مستورات کو مرکزی ساجد میں اعتکاف بیٹھنے کی توفیق و سعادت عطا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب و خواہین کی عبادت اور دعاؤں کو اپنے فضل سے شریعت قبولیت بخشے اور اپنے انضام و انوار کا دار ثبوت بنائے۔ آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

مستغفین سجد مبارک

مستغفات سجد اقصیٰ

- ۱۔ مکرم منظور احمد صاحب بخاری قادیان۔ امیر مستغفین
۲۔ حاجی محمد عبدالقیوم صاحب کھنونا
۳۔ مرزا انجیل الدین منظور احمد صاحب قادیان
۴۔ غلام قادر صاحب درویش
۵۔ محمد زاہد صاحب تاشی
۶۔ فاروق احمد صاحب درویش قادیان
۷۔ محمد الدین صاحب بور درویش
۸۔ محمد عبداللہ صاحب سندھ
۹۔ عبد الکریم صاحب ناٹھریا
۱۰۔ محمد رفیع صاحب تلمیذ اسلام سکول
۱۱۔ محمد رفیع صاحب تلمیذ اسلام سکول
۱۲۔ محمد مسیح الدین صاحب
۱۳۔ فرزان احمد صاحب
۱۴۔ نذیر احمد صاحب مشتاق
۱۵۔ محمد برائت شاہ صاحب
۱۶۔ محمد خیر صاحب
۱۷۔ محمد سعید احمد صاحب شیم
۱۸۔ بی مال الدین صاحب نائب امیر
۱۹۔ طاہر احمد صاحب جیہ تنعم مدرسہ احمدیہ
۲۰۔ رشوک انصاری صاحب
۲۱۔ شیخ مارون رشید صاحب
۲۲۔ محمد سعید احمد صاحب
۲۳۔ محمد سعید خاں صاحب بھانگیر
۲۴۔ رفیع احمد صاحب نسیم قادیان
۲۵۔ محمد بان الدین صاحب لطیف یادو

مستغفین سجد اقصیٰ

- ۱۔ مکرم سعید احمد صاحب شیم
۲۔ بی مال الدین صاحب نائب امیر
۳۔ طاہر احمد صاحب جیہ تنعم مدرسہ احمدیہ
۴۔ رشوک انصاری صاحب
۵۔ شیخ مارون رشید صاحب
۶۔ محمد سعید احمد صاحب
۷۔ محمد سعید خاں صاحب بھانگیر
۸۔ رفیع احمد صاحب نسیم قادیان
۹۔ محمد بان الدین صاحب لطیف یادو
۱۰۔ محمد سعید احمد صاحب شیم
۱۱۔ بی مال الدین صاحب نائب امیر
۱۲۔ طاہر احمد صاحب جیہ تنعم مدرسہ احمدیہ
۱۳۔ رشوک انصاری صاحب
۱۴۔ شیخ مارون رشید صاحب
۱۵۔ محمد سعید احمد صاحب
۱۶۔ محمد سعید خاں صاحب بھانگیر
۱۷۔ رفیع احمد صاحب نسیم قادیان
۱۸۔ محمد بان الدین صاحب لطیف یادو
۱۹۔ محمد سعید احمد صاحب شیم
۲۰۔ بی مال الدین صاحب نائب امیر
۲۱۔ طاہر احمد صاحب جیہ تنعم مدرسہ احمدیہ
۲۲۔ رشوک انصاری صاحب
۲۳۔ شیخ مارون رشید صاحب
۲۴۔ محمد سعید احمد صاحب
۲۵۔ محمد سعید خاں صاحب بھانگیر
۲۶۔ رفیع احمد صاحب نسیم قادیان
۲۷۔ محمد بان الدین صاحب لطیف یادو
۲۸۔ محمد سعید احمد صاحب شیم
۲۹۔ بی مال الدین صاحب نائب امیر
۳۰۔ طاہر احمد صاحب جیہ تنعم مدرسہ احمدیہ
۳۱۔ رشوک انصاری صاحب
۳۲۔ شیخ مارون رشید صاحب
۳۳۔ محمد سعید احمد صاحب
۳۴۔ محمد سعید خاں صاحب بھانگیر
۳۵۔ رفیع احمد صاحب نسیم قادیان
۳۶۔ محمد بان الدین صاحب لطیف یادو
۳۷۔ محمد سعید احمد صاحب شیم
۳۸۔ بی مال الدین صاحب نائب امیر
۳۹۔ طاہر احمد صاحب جیہ تنعم مدرسہ احمدیہ
۴۰۔ رشوک انصاری صاحب
۴۱۔ شیخ مارون رشید صاحب
۴۲۔ محمد سعید احمد صاحب
۴۳۔ محمد سعید خاں صاحب بھانگیر
۴۴۔ رفیع احمد صاحب نسیم قادیان
۴۵۔ محمد بان الدین صاحب لطیف یادو
۴۶۔ محمد سعید احمد صاحب شیم
۴۷۔ بی مال الدین صاحب نائب امیر
۴۸۔ طاہر احمد صاحب جیہ تنعم مدرسہ احمدیہ
۴۹۔ رشوک انصاری صاحب
۵۰۔ شیخ مارون رشید صاحب
۵۱۔ محمد سعید احمد صاحب
۵۲۔ محمد سعید خاں صاحب بھانگیر
۵۳۔ رفیع احمد صاحب نسیم قادیان
۵۴۔ محمد بان الدین صاحب لطیف یادو
۵۵۔ محمد سعید احمد صاحب شیم
۵۶۔ بی مال الدین صاحب نائب امیر
۵۷۔ طاہر احمد صاحب جیہ تنعم مدرسہ احمدیہ
۵۸۔ رشوک انصاری صاحب
۵۹۔ شیخ مارون رشید صاحب
۶۰۔ محمد سعید احمد صاحب
۶۱۔ محمد سعید خاں صاحب بھانگیر
۶۲۔ رفیع احمد صاحب نسیم قادیان
۶۳۔ محمد بان الدین صاحب لطیف یادو
۶۴۔ محمد سعید احمد صاحب شیم
۶۵۔ بی مال الدین صاحب نائب امیر
۶۶۔ طاہر احمد صاحب جیہ تنعم مدرسہ احمدیہ
۶۷۔ رشوک انصاری صاحب
۶۸۔ شیخ مارون رشید صاحب
۶۹۔ محمد سعید احمد صاحب
۷۰۔ محمد سعید خاں صاحب بھانگیر
۷۱۔ رفیع احمد صاحب نسیم قادیان
۷۲۔ محمد بان الدین صاحب لطیف یادو
۷۳۔ محمد سعید احمد صاحب شیم
۷۴۔ بی مال الدین صاحب نائب امیر
۷۵۔ طاہر احمد صاحب جیہ تنعم مدرسہ احمدیہ
۷۶۔ رشوک انصاری صاحب
۷۷۔ شیخ مارون رشید صاحب
۷۸۔ محمد سعید احمد صاحب
۷۹۔ محمد سعید خاں صاحب بھانگیر
۸۰۔ رفیع احمد صاحب نسیم قادیان
۸۱۔ محمد بان الدین صاحب لطیف یادو
۸۲۔ محمد سعید احمد صاحب شیم
۸۳۔ بی مال الدین صاحب نائب امیر
۸۴۔ طاہر احمد صاحب جیہ تنعم مدرسہ احمدیہ
۸۵۔ رشوک انصاری صاحب
۸۶۔ شیخ مارون رشید صاحب
۸۷۔ محمد سعید احمد صاحب
۸۸۔ محمد سعید خاں صاحب بھانگیر
۸۹۔ رفیع احمد صاحب نسیم قادیان
۹۰۔ محمد بان الدین صاحب لطیف یادو
۹۱۔ محمد سعید احمد صاحب شیم
۹۲۔ بی مال الدین صاحب نائب امیر
۹۳۔ طاہر احمد صاحب جیہ تنعم مدرسہ احمدیہ
۹۴۔ رشوک انصاری صاحب
۹۵۔ شیخ مارون رشید صاحب
۹۶۔ محمد سعید احمد صاحب
۹۷۔ محمد سعید خاں صاحب بھانگیر
۹۸۔ رفیع احمد صاحب نسیم قادیان
۹۹۔ محمد بان الدین صاحب لطیف یادو
۱۰۰۔ محمد سعید احمد صاحب شیم

کوشادی کے چھ سال بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ عنہ العزیز نے "لبیق احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نوموود مکرم میرا احمد اشرف صاحب احمدی ساکن جڈ چورہ آندھرا کانا ہے۔ قارئین سے بچے کے نیک صاحب اور خادم دین ہونے اور موت و عافیت والی لمبی عمر پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار بشیر احمد خادم درویش قادیان (۴) مورخہ ۱۸ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ عنہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل خاکسار

افضل الذکر لا اله الا الله

(مصدق ہستی علی اللہ علیہ وسلم)

نبی اکمل شوقینی ۳۱/۵/۶۱ لوریٹ پور روڈ، کلکتہ ۷۰۰۰۶۶

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD

PHONE:- 275475 (CALCUTTA-700073)
RES:- 279903

ضروری اعلان برائے نجفات بھارت

دوسری سہ ماہی کو مالی رپورٹ کا جائزہ لینے پر معلوم ہوا ہے کہ پہلی سہ ماہی میں ۵۳ نجفات کی طرف سے چندہ جات وصول ہوئے اور دوسری سہ ماہی میں صرف ۳۲ نجفات کی طرف سے چندہ جات وصول ہوئے۔ چندہ جات کی رقم بھی پہلی سہ ماہی میں زیادہ ہے اور دوسری سہ ماہی میں کم۔ تمام نجفات کو قوجہ دلائی جا رہی ہے کہ اپنے مالی حبش سے مطابق چندہ نمبر کی چندہ اجماع لجنہ۔ چندہ خدمت خلق لجنہ۔ چندہ نامہ آفری مہربانی و اجتماع اور چندہ لائبریری بنیت النعمت کی طرف بھجویں قوجہ دیں۔ سہ ماہی بھی پہلی سہ ماہی سے کام پتیز ہونا چاہیے۔ نجفات اس طرف توجہ دیں۔ اور لجنہ کے چندہ جات جمع کر کے باقاعدگی سے دفتر لجنہ مرکزیہ کو روانہ کریں۔

صدر لجنہ امار اللہ مرکزیہ قادیان

درخواست تہائے دہا

ہم مکرم سید بشیر احمد صاحب مقیم پڑ اپنی والدہ محترمہ اور بھائیوں دہنوں کی صحت و سلامتی کے لیے بھائی عزیز شکیل احمد کی امانت میں مایاں کامیابی عزیز سید نگران صاحب کے کار بار میں برکت اور اپنا دینی و دنیوی ترقیات کے لیے۔ مکرم عبدالرحیم صاحب راٹھور ساکن یاری پورہ کشمیر اپنی صحت و سلامتی اور پیشہ کے ازالہ کے لیے تارکین سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

ط ط ط
اکرم پور

تارکیتہ:- "AUTO CENTRE"

تیلیفون نمبر:- 28-5222
28-1852

ہر قسم کی کاروں میں پٹرول و ڈیزل کار ٹرک بس اجیپ اور باروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

AUTO TRADERS,

14-15 MANGOE LANE, CALCUTTA-700001

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج جس کی فطرت نیک ہے آئینہ کا وہ انجام کار

راچوری الیکٹرکس رابیکر کٹر میٹر

RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTOR)

TARUN BHARAT CO-OP HOUSE SOCIETY
PLOT NO 6 GROUND FLOOR, OLD CHAKALA
OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)

BOMBAY-400099

PHONE OFFICE:- 6348179
RES:- 629359

الخیر کلمہ فی القرآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(ابن عقیل رحمہ اللہ)

THE JANTA PHONE - 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF
- CARDBOARD
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15, PRINCE STREET, CALCUTTA-700072

آپ اسلام سے غفلت کرو اور جہنم کریں

(ارشاد حضور ائیمہ اللہ تعالیٰ)

AUTOWINGS

15, SANTHOM HIGH ROAD

MADRAS

PHONE { 78366
74350

اکرم پور

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کھڑا

کراچی میں معیاری سونا کے زیورات بنوائے اور
خود خریدنے کے لئے تشریف لائیں

الزرق و برق جواہر

۱۴ ستمبر ۱۹۵۸ء کو کراچی میں قائم شدہ کراچی (فون نمبر ۷۰۰۹۰۹)

يَنْصُرْكُ رَبَّكَ تُوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَاءِ { تیری مدد وہ لوگ کریں گے }
 { جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(اہم حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکش { کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرز بسٹاکسٹ جیون ڈولپمنٹ۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۱۰۰ (اڈیسہ)
 پروپرائیٹرز۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر۔ 294

”بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔“

(اہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SK. GHULAM HADI & BROTHERS, READYMADE GARMENTS DEALERS
 CHANDAN BAZAR, BHADRAK, Distt.- BALASORE (ORISSA)

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے { ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس گڈلک الیکٹرانکس
 کورٹ روڈ۔ اسلام آباد کٹھیں انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد کٹھیں

ایکپائٹر ریڈیو۔ نئے دے۔ آؤشیا پنکھوٹے سائیکل کے لیے لٹریچر

ہر ایک کی جبر تقویٰ ہے! (کشتی نوح)

پیشکش ROYAL AGENCY

PRINTERS, BOOKSELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS.

CANNANORE - 670001, PHONE NO. 4498.

HEAD OFFICE:- P.O. PAYANGADI-670303. (KERALA)
 PHONE NO. 12.

پندرہویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے! (حضرت خلیفہ المسیح اٹھارہ مرتبہ لکھتے ہیں)

Traders

WHOLESALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS.

SHOE MARKET, NAYAPUL, HYDERABAD-500002.

PHONE NO. 522860.

”قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔“ (ملفوظات جلد ہفتم ص ۳۱)

الائید گلوبل پروڈکٹس
 بہترین قسم کا کلو تیار کرنے والے

(پتہ) نمبر ۲۴/۲۴/۲۴ عقب کچی گورہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲ (آندھرا پردیش)
 (فون نمبر۔ ۲۲۹۱۶)

”وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔“

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۴۸)

MIR®
 CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں۔

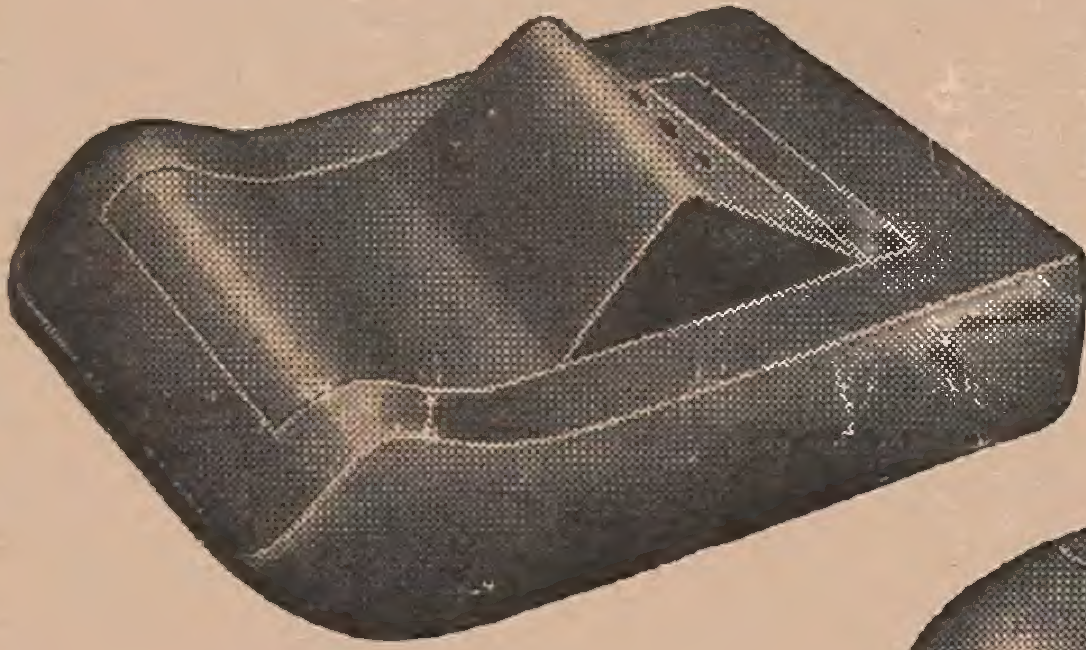
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیت، ہوائی چیلنیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

The Weekly Badr QADIAN 143516

19th MAY 1988

KHILAFAT NUMBER

PRICE Rs. 2-00



ESTABLISHED 1956

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

AUTOMOTIVE PARTS MANUFACTURERS

HEAD OFFICE : **BANI HOUSE** 56 TOPSIA ROAD (SOUTH)

CALCUTTA 700 046 PHONE : 43-5206 43-5137

CITY SHOWROOM 5 SOOTERKIN STREET CALCUTTA 700072 PHONE : 27-2185 CABLE : **AUTOMOTIVE**

وُعاؤں کے محتاج : ظفر احمد بانی، مظہر احمد بانی، ناصر احمد بانی و محسود احمد بانی
پسران میاں محمد یوسف صاحب بانی مرحوم و مفسر